تھا دوم عیسیٰ اگر تجھ میں نہ ہوں یہ باتیں — وہ ہے عالم کی ہستی کی یہ ہے ذات

جملہ عالم تن محمد جان ہیں — اس ہمارے نام کے قربان ہیں

جان عالم جملہ عالم کی ہے جان — نیست در عالم کسی ہستی اور

عالم غیب و شہادت کے سلطان — ہیں مثال پرتو نور امام رحیم و جان

یا طفیل اسکا ہی خلق سراسر فروزاں ہے — یا طفیل اسکا ہی نور سراسر فروزاں ہے

گر نہیں سایہ تو کیا ہیگا عجب — ظاہر اس کو نہیں سایہ بیشک

ہے فدا جان یقیں جان کے اوپر اسکی — خلقت عالم کے جب ہیں وہ نبی

ہے ملک جسکو کہ کہتے ہیں ملک الموت — ہی ملک جسکو کہتے ہیں نجات

مومنوں کو وہی ہے شکر ایماں کی — کافروں کو وہ ہے عذاب جاں کنی

سب غلام اس کے آستانے کے — کفر و ایماں چاکر اس بارے کے

کہتے ہیں کہ ساتھ پیمبر کے امیں — سب ہیں اسکے ساتھ پیمبر و مومنین

مالک ملک زمین و آسمان — ہی وہ بیشک رحمۃ للعالمین

ایک پل میں عرش پر سے تا زمیں — خسرو دین و تاجدار دارین جہاں

کیا عجب اڑ جائے گر معراج ہو — لامکاں تک جا کے آئی پاک مرد

نعت کی کہتے کی کس کو ہو مجال — ہی مع اللہ جسکے سر کا تاج ہو

حشر تک بولیں اگر جن و بشر — گر نہ شہ یزداں کہا ہی کیا ہی لال

ہی یقین جکو ہوئی مخلصہ

تذکرہ حضرت مولانا الحاج	سید محمد علی صاحب
ہے سایہ عاطفت مسند کی	جو نہیں کھیلا پروسے کی
گر خطا دیکھ کر ہو جا ہو میں	آ ہو اصلاح خفت کے حوس
دیکھیں اور صورت آدمی نظر	آ دکر کام دعا سے سیر
کام کا ساتھ سے اس سیاہ کے	حضرت والد یہ ایسی مگر اوسکے
فرد ہے ہے جب کمل نہ گا	ایک ہیرے جب کمل نے بھا
لوح اور قلم سے رویا مدرس	میں نہ کیا پڑھا ماہی جھاں سے
بھولا کہ گھر سے اور خانہ	لعنۃ اس مار سے تھیل حس
لوح جس کل کو صلی آیا	ہی گل خوشی میں کل شرمہ
سلطان کے اکمل عباد سے	فاضل ہوا تھم اجاد سے
گل ہیرا جانے کے واسطے	جانے کمل جانے کو والسلام
عارف سدا اکمل رہا ہوا	نمل اس رہا عاس سے ہوا
طالبان بھی سے ہر دس	عشق ہی مل سے ہر گم ہیں
ہم سے اس گل کی اتنی ہے	گلاں کے مت اٹھائے مرور
طعنے اس گل کی داد کو	اسکا دل ہوش سے ہے راع

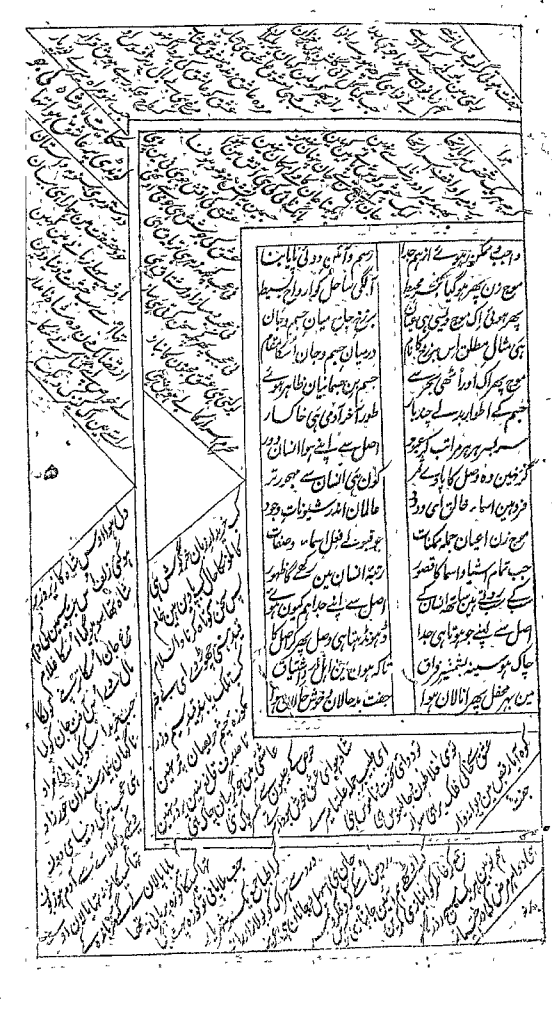

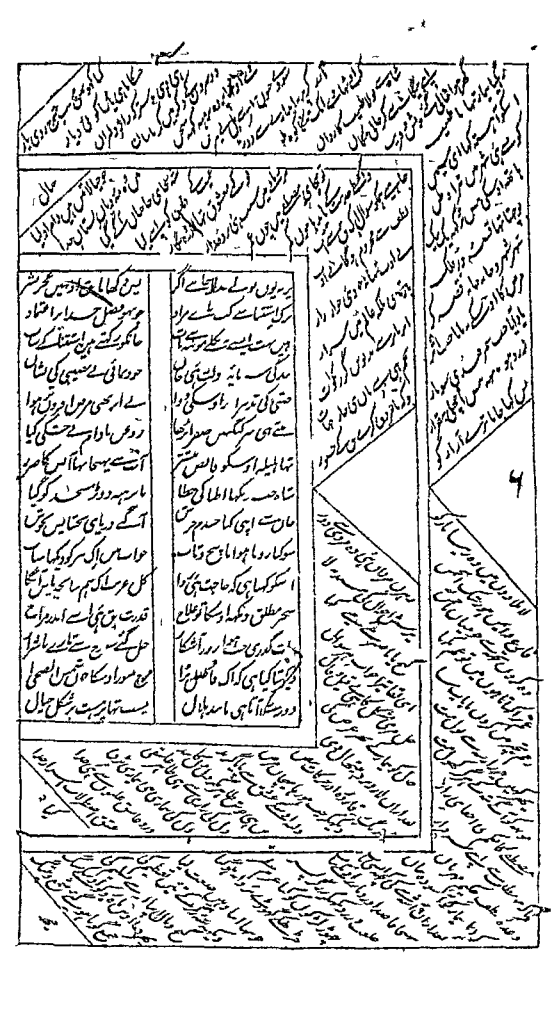

قصیدہ آبی روم کا جو ردیف حضرت عمر رضہ کے آیا تھا

روم سے آیا دے کو کیل — لو تماشا مارو ق کا اسم جمیل
روم کہاں ہو ہما جلیفہ کا کہاں — ہی کہاں دار خلافی ہی کہاں
ہو رہے رکھے ہیں دفتر اعمال — ہی عمر کو ہر حال سے مدل
سکے کس منہ سے ہو وے محیاب — حرج دلبر دیکھیے رو سو کا حساب

تو شمال شرقی تو رہ میں — میں جگر گوس رسول امیں
نص سے تر ہی حصل ہو سے — تر اطاس اشکر عمر گوس سے
نص ہی دوح دوح اردا — کم تر بحروں سے کر لی رسکا
کر رہ گیا ایک جہان کو رہ ولید — ہر ہی معدہ عمر دس ل
حق آگاہ سے کرے وہ بیگاں — کوں کھیے جو سوا دیکی کہاں
یہ سا تو اس کہاں سے ہ کل — سخ کمال ہو مڑہ حق سل
مبتدع ورطے ہیں اعدا دا — لے یاروں سے تو حہ ایا
کر چکے ہو جگ طاہر کا تمام — نص کے ہمگڑے کا لے ہاں ہی
اس کی حی جگ سے حب کر دو — نص کہاں ہی اب شراجگر کا حلو
سہل سری ہی تو کہاں ہا یا — سری ہی ہوس کو ہے وہ یا

ہی ہیاں کی ہو وہ ہی ہیاں کی ہو

تجھ میں تابیکی طوطی تیز گی
حاں بے بسی ہوں سے ہشر گی

قوت شہ اسوا کر مال مثال
وہ صدا سنتے تجھے خوف کمال

کر سدا رہا گاں اسا مام
آں مسیحا گھر کہ اپنے تا کام

لیس کمی طوطی کہاں محمد را
اُسے حوری کا سودا صبح کہ دا

بات ہوں ہی اُسے آگاہ ہو سے کو
تیر سی طوطی کے دلکو چھ دی

تیر ہوئے بر آوے ای ہم
سیل کو آسکے سر پے بہ کر

یا کوئی مسکت اندیسے
تیر کو پھر ہیں ہیں آ ہی جا ہے

جس سی تا حرے طوطی کو کلا
گر تری کبھی ہوئی شہنشہی تمام

آ ہو او سکو بلکہ سر بدا
کلدرے مار اور میں سر گر پڑا

کای صیاد ہے خوش الحاں ہرا
مرغ ہم ہم در میں حاں مرا

ای مرے طوطی مرے اول
خصہ پھر کہاں یاد ہے

حاں کی طوطی تری ای ہر یں
حکایا ہی آمار راس عالم ہے

ہر تیرے الل وش طوطی ما
شکل اسکا دکھے ہی تو یا ہاں

پا وشہ کہ سا شہ ہو جو مسیں
ہا سکو در اندے ریہ رہا حوش قیں

دست ہر سی ہے ہو جسے سر فرا
ہی کہ تیروں پہ کر ا یا سیار

انیا کو ہیں گر سنے بنان ہلکوری ان سے حیات جاوداں
مر کے ہم بیکاری سب بہت گئے بانگ جرس جو آئی ہم بے رہے گئے
اپنے نام آدم کو جس نے کہدیا آدم اُن اسما کو دوسروں سے کہا
شمع پایا نور دوسرے شمع سے جنسے دیکھا اسکو وہ دیکھا اسے
ہوں اگر اسطرح ستو شمع نہیں عقل جزوی ہو تو سکتہ عقل ہے
دیکھ اجرا اول سورہ دیکھا اخیر ترک دنیا بہلاک کب ہو فنا
ہو جو صاحب ہر سو مطلاق او سوئی جس حکمت ہیں نسبت کفر کی
ہی فرشتہ ہیں فنا شیطان بنا ہم یہ آفت ہو گی نسبت کفر کی
کام اس عالم کا غفلت ہی ہوا ہر شیاری ہی بلا ہی ناگہاں
جبکہ مطرب سخت بوڑھا ہو گیا ہو گیا صحن قوت یک سبا
پس کہا یار بہت مہلت دیا مجھ پانے فضل سے جہاں کیا
کوئی چاہے ہی مر اکب اب بہتر ہو نگا مہمان تیرا قوت فضل کر
ہی نہیں کسکو اسی ہادی نوا چنگ میرے واسطے کرتا ہوں بنا
پس کہا ای خانم ارض سما سنے ابریشم ہیں چاہیوں در بہا
چنگ لیکر یا محمد ہیں کہتا الا پہنچا گھر ستان مرتب بارگاہ

مرد گر سنگیں دل و خود کام ہو جس
ایک روز اے عورتو رجوع کا حق ہی

تار مہ سے بحر دل خون ہو
کیوں نہ یا رائے کسی سے پیشتر آتش

ظاہر اپنی کر پہ ون خالب اوپر
باطنا ہی طالب و مطلوب تھا

مصطفےٰ فرماگیا اور دست ناداں
بیشکے مقدور عاقل و صاحب الاں

جاہلاں خالب ہیں جس جس پر ہوا
کیونکہ بچے حیوانیت نہیں تمام

مہر و رقت صعف انسانی ہی جا
نشہ و شوکت وصف جبروت ہیچ

پر قوس ہی وہ معشوق ہی
وہ گویا خالق ہی وہ مخلوق ہی

معنی و فرعون باطن کے اسیر
خلا ہر اپر سر کش وہ جان پذیر

دون کو موسیٰ حق سے ملتے التجا
نیم شب ہر عون کرتا تھا دعا

گرچہ سون مر عون کے شہر و ہاں
پر مجھے دعوی خدائی کا کہاں

خواہ تا ش ہم ہر نون سے کرو
تا وکل تقدیر کے تیر سے نشکار

ہیں مکان کے لا مکاں میں ہم سفر
حکم کے تیر سے ہم زبان پذیر

خار و گل پیدا کیا تو نے کہاں
گر نہ ناظمین تجھ سے ہر جا بون کہاں

رنگ خلا ہر جسکو باطن سے لیا
موسیٰ سے موسیٰ کو کیا بیگانہ تن

جبکہ ہی ہر رنگ قید رنگ میں
موسیٰ سے موسیٰ ہے بیگانہ تن

کہ طلب ہی تو ہے اے بیدل بیتاب ہنوز
اگر کباب پر ما ہم تپاں ہنوز

فکر کباب پر ہی گل آور دگراں
کہ کو نکہ تو کباب ہی گل شمع شاں

مان شمع گرمت بھی اوسی ہتر
است ہوشی کہ کہ اگر نہی خاکی

عمر ساری خاکی ہم کہاں سے لے
کھا گئی خاک ہمو بعد از مرگ

حب جاہ ہو گا تو مگ ہو تا ہی تو
تذرو دہ عید بعد مرگ ذلت

ہو گیا حب سیر تو مردا ری
بیچیر ہے یا تو جون دیواری

پس کبھی کشتہ بھی مرد ا ری
پھر تجھے نیروں کیا روزگار نے

لنس سگ تیرا ہی ہتیارا ہی کا
استخوان کم نے اسے اوی را

سگ اگر بھو کا نہو سر کش ہے
صید تیرے واسطے کر ہے

اوس عرب کو نہوا ں تھی دکھل
تا کہ نشک کے نہ ہے قال قبل

مین حکایت بیش کہا احسان شناہ
پھر تجھے اب پیچ سگ اتنا ہ

گر شکر سے مشکل نان ہو نگا
بے دہانے ذا نقہ کب پا نگا

گرچہ سو من کو یت زر ین ملے
اسکے ملنے سے ہے دوک ہی ہتے

بلکہ آتش مین گلا کر کے مے
صورت عاریت ہی تو رہے

گر ہے صورت نوعی ہیت پست
چھوٹے ہو ئے صورت کو معنی کرا مت

اسکے تھی ضرورت بیل گیر رہا پیر
اور اور مکا ایک تھا بھوکا وزیر

شیر کے فضایے سے مولوں شاد ہے
دام و دود کے خوب سے آزاد ہے

ایک ان آپسی کے تھے بیل صید
بیل کہری اور خرگوش سپید

گرگ سے پوچھا کہ آیا سیر ہے
اون کے حصے کا مجھے بتلا طریق

گرگ بولا بیل ہی خاصہ طعام
دور سے دو بانہ دیں ہم نوز غلام

شیر یہ سن کر پھاڑا ہو غضب
تو بھی ایسی سیر اسکی لے اوڑ

بعد ازاں پوچھا تو بول ای مردمی
قسمت ان تینوں کی اب کیسی ہے

وہ کہی یہ بات کا حصہ ہی نہاں
دوپہر فرمائے بکری کو ہیں

تیسرا خرگوش تھا نقل شام ہی
شاہ کی خدمت سے ہلکو کام ہی

مالک مطلق خدا ہی چیرہ دست
تو شہا ہی خودی سے ہو درست

مثل اس بیوہ کے تو ہو فنا
ورنہ شل گرگ بھاڑا جا جگا

رب سبی ہی تو نیستی ہے بصر
نستی سے اپنی ہو گروت گر نہ

حق کے آگے ماسوا ہیچ ہے ہیچ
ملک ہلاک سکھاہی چیلے سرے

تو فنا ہو گر بقا ہو حی ذات ہیں
ملک دو دانہ ہیں سیر ات میں

دور دو حق کے گر کہ کھ شاداں
تا منو تو دو گامی سے تحمل

گرچہ ہے لبے کو سمجھتا ہی سلیم
اس حرص کی آنچ سے کھل جاتی
بنی ہر حرص اور ہنگامہ جہاں پر ہیچم
ہیں ہر سر کہ ہے چکا ہے وہ ننگا
مانگا ہوں کے کر لیے حسد ا
یہ ہیں بنی سد عیسی کی دوا
فلسفی ہو صبر حمار ہی
اولیا کے حال سے بیگانہ ہی
فلسفی ہو ہے کہ شیطاں ہی
دام میں شیطاں کے خرچاتا ہی
وہ مدیکھا ہو ہے کہ شیطان ہی
ہو بنی شیطاں جو سے کہ آگہ
اس لیے ہستا ہی تو شیطاں ہی
یک لبے کو سمجھتا ہی مگر
اعتقاد اللہ میں ہی تو مگر
یاوں کو امداد سے ہاتھ کر
دیع کر اللہ کے حاضر ہو بن
دیدہ کر اللہ کے تئیں ارہو بن
حب میں کفار ہیں عقل حصا
عقل اگا حق کیا سر ساما
ہیں اس مدہوش کے مسل
کیو کر ہے عقل مردود دلیل
خلق مالع ہیں ہر مردحدا
اک ہوا لع تابع حرص و ہوا
میر عشق حق اگر ہوتے ہوئی
کیا ہوتی بنی ملکی ہی حال کسی
ملکی ہی ۔ مگر تری چاکیے رات
کہ ہو جوئے عشق کا آب حیات
نفس کی خواہش ہیں تو ڈوب خاک
پھر کہاں سر اے عمل سے اٹھا کے

معصیت ایسی کیا انوار جہان
ایک پل میں تن سے اب دو لا اماں
اگر مہ کھو یا عمر غفلت کے سات
کیا سہیں ظلمت میں ہی آبِ حیات
کر دیا آزاد جگو فضل حق
قہر حق کے ہی ہیں حرکت کو سکوں
جنگ پیغمبر سے اصلح تھا
غصہ آخر ذات دیں سے تھا
آگاہ فرمایا الاکھوں نے فرمان
تا امان پائے ہر اہل جہان
گنج پائے رنج سے اتنج جنت
شاخ کے کاٹے سے ہے مہجور خوشت
نفس سے ہی ہر ضرر نقصان بھلا
ہی شہید دین کی بقا اندر فنا
حق سے بچنے کے لئے چھوڑو دل
روکر سے صلح کر اے سکون دل
حضرت آدم کو پھوسلایا شیطان نے
اک تجارت سے کیے تجھ کو نظر
خود پسندی اور خودی سے آئے
کام پر ابلیس لعنوں کے سے
رسنے بھیجا جو ہی اے آدم صفی
قوت مومن جانے ہی پر ضعفی
قدرت اپنی کر دیکھا تا آدمی
کوہ کو مومن کاہ اگر دے من بنا
پڑے آدم کے اگر اک قطرہ خون
سات طبق کی دم کہ ای پروردگار
پس کئی دم کہ ای پروردگار
اب ہو مومن اس سے تائب ہو سکا
جیسہ تو طلب کرے ویسا ہی بچا
چھکو جی نقشی و نقشی ہو بلند

خاک و دل اکسیر شن ای ہمنشیاں — خاک اکسیر شن ہمنشیں اکسیر شار

ہیں مال اپنا محب اہل جہاں — انوجواں خواہش کرے کہ پیر ناں

جسکی فزاہش ہو ہر کہ کہ چند کی — خاک خاک و درد سے بر کہ الش فرو

مال جب آنکہ ھر طین تیت پڑ گیا — تجھ مین اور زر شید تیز ہوا

خاک جو ہو کو یوسے مصری — اوسکی دود کیا ہی کہ یا سوختی

چیک یک ہو ہر محاب آسا نا — کب پیر ان ہزار مین دیکھے دی جا

چھوٹے اپنی کبھی ہو ہست باز — اسکی تجلکو کرے کی سر نیاز

گر پہ نیوتوں کے سنگ ہو — اپنے ناقص عقل سے رو مگ ہو

بر سر خیا جیوان شیر ہو — چھوڑے رواہ بازی شیر ہو

مال جب اپنی ہی اسکو خاک ہاں — آپ سیوان کا لات ہاں پر ہاں

مال کو کر خشم پر فیں سے لیا — تو سمجھ ہرن کو ہرن شد لیا

فاش ہی ہے کہ ہان ہن ہیر — تجھ پہ یا ہی پاوے شر

خاتو کر کے کل کب لگا — بگر کر خاتو پچھتائے گا

گر چہ ایست ہاتھ مین کل خاوہ — یار کے آگے تو مش مار ہو

وقر صوفی ہین حرص سیاہ — دشمن کہ کہ کہ ال ہیون ہو

گر خطا ہو مجھ سے کر اسکو بھل — حکم میں تیرے ہی سارا عقل چل

آب و گل سے آدمی پیدا کیا — اسکو ہر ہر خوبی کی نسبت دیا

پھر کیا بعثہ نکو اس سے پاک — عشق میں اپنے بنایا دردناک

دے رہے بھی اپنے الفت کی شراب — فضل سے اپنے مجھے کر کامیاب

مستعان کو ہی یکسر ہے یقین — مشق اپنا کیوں نہ ہو سودا ہی دین

بیان اس بات کا کہ حقیقت عشق و محبت کی ہمیشہ حق تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے

اے آبہ عشق یار حسین — دو ہی ہوتی معشوق و مقصود عین

اے اگر کامل تو لے اسکا پتا — اور کسکی وصلت تو ہو حق تعالیٰ کیا

ہی اگر کامل تو لے اسکا پتا — حال سے کہوں دل لگا اسی سلیم

دھوئے دھبہ لے اسکو ہی جاں تیم — دیکھتا ظاہر جو یہ نقش و نگار

ہی سر سر پر دیر و در و دکان — یہ سبع سر سر اڑ جائے گا

خال و خط کا کچھ نہ رہے پائیگا — ہی کمال دل جمال جاودان

چشمہ آب حیات آسمان روان — خود وہی ساقی وہی جام شراب

جب کہ یکسر ہو ظلمتی خراب — زنگ دل سے ہی بھرا تو قلب

آب قلب مجھے سمجھا ہی حق تعالیٰ کیں — حضرت عالم تری ہی حول ہو

تو ہی میں معنی سمجھا ہو الفضول

سات سُو برنے وقتے ہی کے تو کر
لو رکے پر دل کو تو سب حوصلہ
صبح صبح ہر تو م کو ہی تھا م
قوم آ ر صبح کے ا ے صبح
وہ صبح دل بھی ایک ہی لطف
دل میں تو ش کو کیا معلوم ہی
پھر دل ماضی اور ے صبح
یہ س کہ ساعت تر ح وصال
ما وں تر ا کس بھی تیری بھلی
آدمی ہی ا ت میں ایسی ہاں
حا ں کی نگاہ کا بر وہ رال
را را د سکا ہوتے ہم سر سر
اس لے کرتے ہیں ع ہ کر
قوت حیوانی ہیں اسکو لی
رو ر وسے کھا تا ہی حا ل کر
ہ سمجھتا ہی وا اسکو دل
مر ہی سے الج ر ا د ہی ی کر

ہ ہی ہی ہی

بلبل ہیں ہزار داستاں اپنے جی میں — حق مرا شاہ ہے ہر غم و معنی

ہر بات میں جس شاہ کی ہو نعت و ثنا — ہر ہی اُمید میں تو کوں کہے کہو ہو

ہیں ہوا خاکی نوکیا باقی ہی شاد — اب جس خاک ہی اندر ہات

جان و دل سے ہیں نثار زمانہ شاہ — ہر بلہ ہوں ذات میں کہے فنا

خاک پا اور مکاں کو ہر جا ہے اگر — مین ہوا اوسکا اور خاک راہ

خاک اوسکے راہ کی سر پر رکھے جہان — خاک ہر ہی اوسکے پاؤں نشان

انس نشان کے واسطے تو خاک ہو — جان فدائی صاحب ولاک ہو

کیا عجب گر وہ رسول انس و جان — عاصیاں کو بخشوا دیوے خدا

بے شبہ عشاق اسے بھی ہو ہے — نصف صورت سے حقیقت کو پایا

حکایت اوس عاشق کی جسنے مجاز سے حقیقت کو پایا

تھا کسی شاہ کا شاہ کار ایک — علم کے ہنر میں یکتا تھا وہ

صحبت اوسکی رہتی تھی ہمیشہ — وقت کا اوسکے اک غلام تھا وہ

اوسپہ تھی اوسکی شفقت بڑی — دور رکھتا تھا اپنے پاس سے وہ

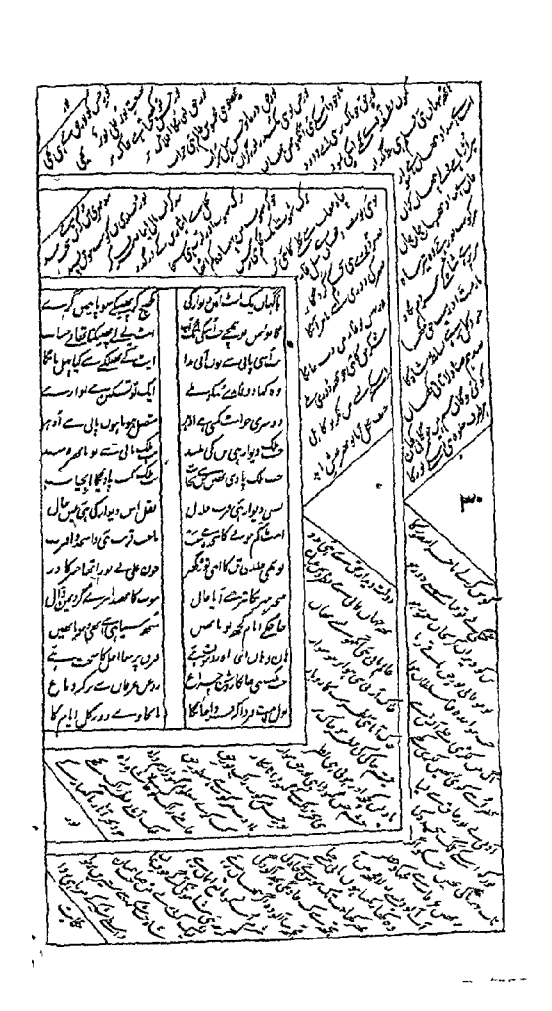

حکایت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی

تھے بہت ذوالنون مصری اولیا — تا گمان ہووے ہوا کو انبیا
جا چلوں ان کی کرم دیکھوں کہ ان — کیوں بڑے ہیں جب کہ ہیں وے عاصیان
تنگ ہو کے یہ سوچ لے نکلے سفر — جا ملے ان سے ہوا تھا جس قدر
جب کہ وے ہوئے مکان کے — کیوں نہ ہو منظور لائق راہ کے
جب کہ پہنچے تو فلک نے زور دیا — کیوں نہ وے جا پہنچے قتل انبیا
یوسف مصری یہ اخوان حسد — جو دیں کیا کیا انہی کو ان حد کر
ہیں جو ایسے گرگ مائل بر خسان — گرگ بن اخر نہ ہوں کیونکر شبان
جو حریصان شکم ہیں جیفہ خوار — ہو دیں گے مخصوص مغز خوک خوار
ہو زنا کار و لواطہ پیشہ ذات — اور شراب ان کا ہو خمر دن رات
آدمی کا ہے بدن جسے استمال — ہیں ہزاروں اس میں خوک آدمی صورت
تو اسے جسم میں شخص کے — نیک اپنے تئیں سمجھتا ہے
جو شریعت ہی خالف زاہدین — حشر میں ہووے سگ اسکے کمین
دل سے یہ دیکھو خدائی زادہ ایک — ہی پیچی ہے جراثیم کی بانک
بندگان خاص علام الغیوب — جانتے ہیں ہر کسی کا حال خوب

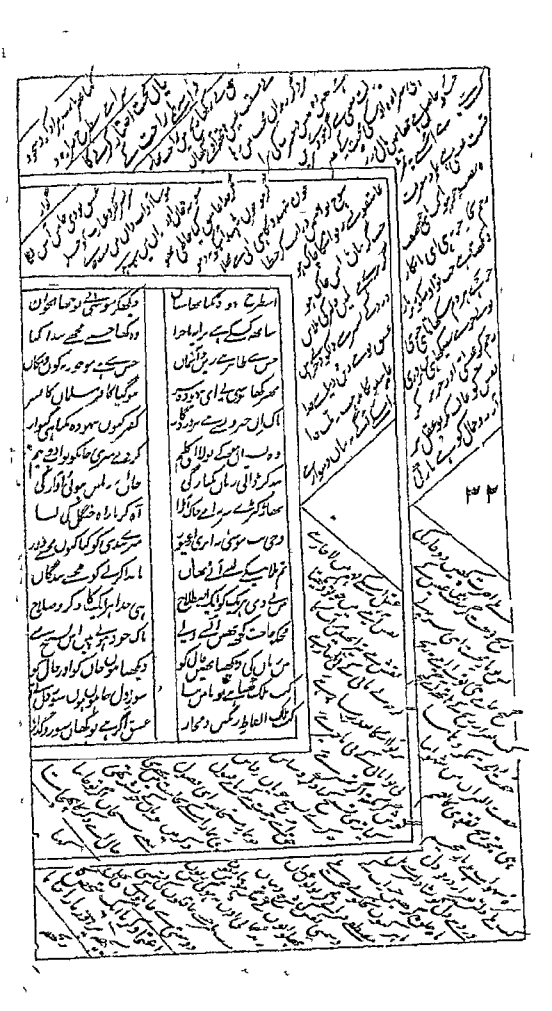

کرتا ہے سیدہ ہوائی عاملہ
متقی ناصف یمنی و شہر
ہے کہ رہا وہ ہوئے
حب کہ تھا وہ ماہ الوصول
جو کہ ہو پیارے لسان
العرض ہو رہے دل الجا حصر
وام مں اسکے ہوا وہ اسیر
محکمہ حاجی سے جب دل
سیر کے بچھی ہوں سرکش کو لیا
اکر اسکے کہا حی پلید
اُس سعی نے اس بھیجا دی
اسے عام سے ہوئے وہ کر کھا
حب کہ سنید دوست اور ہم را
اب وہ ہما سخنہ کہ کام کو
کرتا جہاں کام کا ہی نام

حاماں رہا ہے عوامل و عاملہ
عمل ناقص اسے اماں و
رہے کہ ہلاکے آل سے
عامر کہا وہ حال او لا پیوں
ہو دیگا کو سے اس مجاں
داویں اسے اماں کو گھیر
اس کہا مند کہ ہماں کہ
محکمہ حاجی سے جب دل
ہو دیگا کو بھلا ہے اس کی
محکمہ پھر سے کہا سنجہ کل
تھا وہ کو ما مائے سر شر مد
حاجی سے رال سے
محکمہ جھوٹا اچھوی ہوئے کیا
محکمہ اس بحث سے کچھ نفا
تھوٹا ہی سر کو ہی دم ہیں
تب کہا عام سے وہ ای

یارب بہ بخشش تو حسین جاں نثار
لطف سے اپنے تو اسے افضل کر

نفس کے آفت سے دے مجھ کو بچا
کہ اسکا بچنا بڑی آفت بلا

اگر نہ کیجے تو بلا سے ہو کو دور
کون رکھ سکتا ہے اسکو بے حضور

مسہل ان کا ہے مار یاح و ریاب
آخرت کی ہے طہارت سے حساب

نیک بختان دیں ہیں جو کہ تقی اتقیا
قہر سے تن کو تو ہیں کہتے تمام

رنج سے غصے سے کاہل سر شکار
کر لیا ہے عبادت اختیار

جو ہوا ہی درد سوز ہرن ہوا
کیونکہ ہے بے دردی سے پاکدامنی

جب کہ مٹے دو جہاں تمنا و خواہش
مرتب بولا اناب خود بہ خود

یعنی انابہ خوبان کا الفت ہوا
وہ انابہ منسوب کا راحت ہوا

یعنی انابہ وقت کہا ہے صواب
دو انابے وقت کہا ہے عذاب

اس لیے ہر مرغ بے ہنگام کا
تیغ سے واجب ہے کرنا ذبح ہا

نفس کو اپنے تو اسے قتل کر
جہد میں عاقل ہے یہی کام کا شعر

جب کیا تو نے نفس عقرب کو جدا
مارے نہ اسکو پھر اس میں ہوا

سانپ سے بچ کر رہے مذاق کہ گئے
پھر تو آتے ہے کاٹنا ہر دم آنے

کیسے نہ افضل کہو جو پیر کے
پیر ہے واسی کو مت دو جو ہے

ہر یک آئے کہ سمجھ لیتا ہی تو جب | اہل دل سے پوچھ تو لے مرتبہ جب
بندہ حق کا کیا کہ غیب کم | شاہ کو چوری سے ست کر دم
آدمی ہی بادشاہ و مجسود ور | کہ بحر و بر آدمی کا ہی گدر
گر نہیں تو توشہ کا ہو غلام | شاہ بخشے گا تجھے تاج احترام
ملا ہر گر مشکلم ہو وے بشر | دل ہی ہا یدحی الیہ دیدہ ور
نقش تو اوسکی زمین پر ہی ہری | روح اوسکی سیر کرتی عرش کی
مجکو تو بیکار اور خالی سخان | آنکھ تو سوتی ہی پر بیدار جان
چشم ہی بیدار تیری دان خواب | دل اگر سویا تو کب ہو فتحیاب

حامداً و مصلیاً و مسلماً

الصدالہ عجیب اسرار احدیت ہی کہ جس صادر کے واحدیت سے
خلیفہ خیال کو کمال باگی کے واسطے تن قدم بنا یا کہ جس تن سے
ارتفاع و شان شیاد نے فوقدم کمالیا رسالت سے جہات سے
شہود اوج جنت پر یکتائی چکھی وہی حاشش زادی سبحان الذات
لامیم کیا مثال تی کہ جسکو اسرار جلی اور خفی اور اضاء یزدانی الکتاب
لاریب فیہ دال ہی من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی و اضل سبیلا

جسنے سودا نے دل رسوا کیا
خار کش اسکے محبت میں بنا

شام تک جلتے ہے آتش میں بیمار
تا کہ شب آوے تو تا وہ وصل یار

اجڑاں اپنی ہے بیچ بحر بہ
تا نہیں یک اور سے بحر و در

عشق ہے جنکو کہاں درد و کساد
فی الحقیقت ہیں وہ نادان صفات

بس نہو آوارہ سودای خام
چو کرے سجدہ محبت میں مقام

عشق اُس زیبا کا تو کر اختیار
جو نہو کچھ میں خاک مزار

عشق ہر جا جو ہے وہ جس موجود ہے
وصف قیس میں ہے جون تا ہے کہ

بس زر اندوہ صفت سے دور ہو
جہل کے ہوتے ہے ثابت مغرور ہو

دو سو صورت سے گذرو تم اگر
پھر نہ ہے گذارا ثابت سیر

صورت اپنی فوق تا جو تو سکا
شوق کل فوق نا آسان ہوا

پھر تو جب صورت کو تو فوق الہی سیر
شرح حمید کے لیا خیبر کا در

جو گیا راہ صفا میں بے دلیل
را کہ ہر دو ذات کہ وصل سبیل

مصطفےٰ تو جسم اظہار جان تھا
انکو حق علم لدن کہا

اہل تن ہیں علم میں بالکل
واسطا تجھکو مرد ہی محتشم

مرد سوں دل کا گر ہو خاک پا
فوق چنیاں کل سے ہے اجلا

علم کو دہر گمان کو ایک پر
بس گمان ہو وہ یقین ہے باطل
وہم کا ترا وہی ہے مرکز
جسکو ایک ذرہ ہووے الہٰنا
عشق جز وہی سلمہا مین ہے مسموم زن
اسلئے ظلمات ہے اسکا طین
عقل مین بھی ہے تناقض اسقدر
صورتون سے نمایان حق بقدر
یا گرہ ہے شیشہ مین پرہ رہے
آدمی ہے وہم شکوطی کرے
گرد و گرد جو ذی سیرہ دیوار پر
وہم ہے گرنے کا اسمین خطر
کانپ کر گرتا ہی ہلکہ دیکھتے
فہم اس سے کو کواب کیجئے
خلق کا جو وہ دال فرخون کو
وہم مین عاطان کیا تھا سو ہو
اسقدر رتھا جو مین تا یان الی امیر
جو تھا ہم مین خدائی بینظیر
فال بد بیکار کر دیتی ہی سُست
وہم ہم سے چیز ہو وہ قدرست
تن ہے مثل جانتین کو جھول جا
جامہ پوش دل ہے لے اکھاڑا
ہی ہم اراس ن سے دیگری بات
خواہمین تا ظرف چھوڑ وہ تن
ہی حقیقت ہ غلط اسکے مان
خوف شکر گر بدیے طاوسی جان
سہل ہے جسطرح حکم خدا
عارفان کو موت بھی آسان ہے
تجھکو سہر دار یکا ہے دم شوق ہے
کہ بے سکا سکو شوق ہے

۴۲

صفت بعضے اولیاء قدس اللہ اسرارہم کی

فیا سبحانی ای سبحہ چہ زدکل — خزد شل بوجی کل مانند گل
عجب گل ہے کہ ہر گز خزد دور — گل ہے ہیں ماسکے ہر گز نہ تصور
قطع و وصل اسکا نہیں کتے ہیں لے — ہیچ مثال اس کی نہیں سمجھائے
ہے حقیقی الغرض ہے دین — صاحب تقوے الم للعارفین
سات ارقتی کے وہ خاص الانام — طالب خاص ہیں جن رتبے تمام
مقصد انجا اس سفر سے تھا یہی — خاکسی کی بندہ عاجزی کہی
راہ چلنے اور کہتے اے خدا — ہندگان خاص سے مجھکو ملا
حق سے یوں آئی ندا اے مرد راہ — عشق کا تیر عجب ہے جانگاہ
تھ میری ہے تجھے میں بری طرح — مجھ شب سے ہے تجھے ملنی خوشی اس
عشق سے وہ کراسی دانائی راز — تو دیا رکو مرے دوق نیاز
گر یہ ہوں دریا میں ڈوبا ہا ہے — طمع ہے قطرہ کی بھوکے اپر
حرص تیری عشق میں سے انحصار — غیر میں تیرے ہے ہیچ ننگ و عار
ای ریاضا جو تجھ تجربہ راہ ہے — خضر سے سوسی کو ترک و راہ ہے
بی حمایت ہے خدا کی یار گا — ہی ازل سے تا بحضور میری راہ
حسن ہے پایان ہے رب کا ای ہم — دیکھ شانی سے کیا ہے تیرا حکم

آرزو ہی سارہ من ہی میں رہی
حسرت نامہ دم اک سایہ سے
تھا حق سے مفر بھی اس کو روا
وہم آگہ ای دے دکھا آہ مات
سب سے سیدہ کو ہی جہیز
یہ اس بیٹوں سے تھے آنکھ سر
ھو دا ہر حمار سے ھی دسا
ملک بر بتی سے تھا معاملوں
ہو کس آواہی حمار دل سے
اوئی گر ایسا کرے آنکھ طلب
اسکہ سکتے سے ہو سکس کیا
مرد حیہ حراں ہو کھا حاس
اماحراں یکموں یہ سکوں
مضطلع کو کیا ذوق حماحی
بھر گیا دل کے کہ کہ دل کو کیا

حاسیا کھل سے کہہ سے ساماں
ایسے حالی سے سوئٹ کہے
حود بکھا حاد کہا دیکھے سا
یہ آنکھ آئی ہے دیکھا آہ مات
ھو کہ سے کہ ایک نک ہاں
سو حق کو ھا آنکھ سر
اوئم ہیا جسلہ ہی حالوں
وسدم دلیت ہو حیلوں
ہے کس آہ آنکھ حالی کو کند
حار اس حماز ولسے ہم کا حیا
ارتصا واللہ دیوا ہوا
حلی کو اس ہے کہ گر آنچ
وحد ہی ہے لحا ہاں کاں
دلی ہے حس ٹراتحار لب
بھر ہو ویک حماز دوں حد

جو تو کس کام میں آخر غریب
قوت و طاقت صرف تو کر کیا

چشم گوش اپنے کر کے کس کام میں
کیوں کہا ہو ترے حواس کار میں

میں تجھے دنیا میں بہر مصلحت دیا
تو خریدی آخرت کی کیا کیا

ایسے ہی پیدا ہوا ہی ہو تا لک
سو ہزار آدمی ہیں از دگاہ پاک

جبکہ کی تو نے میں محنت ہو رج
شرم سے گھسنوں پہ رہ والا کر رج

پس ہوا ارمان کہ اپنا سر دھنا
اے جواب اب ہی تو تو دیکھا

سر کو گھٹنوں سے اٹھا کر رو بدل
گر پڑا سجدہ میں ہو شرمندہ دل

پھر صفت جس سے یوں آغاز کی
سر اوٹھا سجدے سے اے ہمکار خوار

پھر اوٹھایا سر اہو اپسر نیاز مند
سر کو سجدے میں کہا ہو کر زبوں

پھر ہوا اپسر عتاب آمیز خاکسار
سر اوٹھا کر نے جواب کر دگار

تا بہ طاقت کچھ رہے کی جب
بیٹھ رہ بے کیا فتحے میں تب

حق کہا میں نعمتیں تجھ کو دیا
شکر اس نعمت کا تو کیا کیا

نہ پھر اسے طرف کر اسلام
انبیا کو عجز ہے وہ مرد خام

یعنی اے شاہ شفاعت کیجیے
پیر پیر سخت مشکل میں ہمیں

انبیا سے کہے کہ اب جا اس حین
کھو دیا تو نے تو وقت اپنا کہیں

دل بہ سکے یک دریای نور
دل نظرگاہ خدای اسکو گھور

حکم کی دل سے دعا رد ہوگا
اور مسجد پانی کشتی سے ملاص

پانی کسی لطف سے کے اماں
سوئی پانی کشتی کو گماں

ساحل مقصد کو آخر جا ملا
اس جماعت کی ادھر ہو گئی ہمار

تہ کے جھیے تو ہی مے کے سمان
یوں کے آفریدم مرداں شاہا

اس عاص سم حکم اصطراب
ظاہر و باطن کے ہیں ضحاک

ہیں لکس امام و اصل
۔ دعا مانگی ہی ما حاص طول

وہ نفسوں کہ کہ القاص
کام ہیں حق کے کہ کہا ہی عراص

عہ ہو کہ ما نگی ہی کچھ سے
وہ خواں مرداں ہیں ہی کے

شش جہ من مان ر ہو نجا
بھر تو فی کو ہیں آ ناظم

سالہ الوکے دی روز سے
اشک سے ہو دستور

عاصیاں جی رکھ گے کہ
حکم ہی کے امر عیسیٰ

مردہی بو دل ای ہما حاصل طر
ساحہ ہی کے کہ کرے دکر لیتر

یہاں اسکا حوالہ ہیں سعیہ ہی اللہ طاعت میں یا الک ہوگا
عاصیں ہو سف کو حب دلو لیوا
حرف سے ہی ہے لوں کے دا

Marginal Persian commentary

احمقوں نے بھاگ کر اپنی جان بچائی

صحبتِ احمق بلائے جان ہے

احمقی قہرِ خدا ہی کی سی ہے

یا دِ آیا نصیحتِ اہلِ سبا

اور میں ایسے کہ دیکھیں یا نہ دیکھیں

تیر گوش اس پر نہ دھیان کیجئے

مال سے مغرور قارون کی مثال

مردِ دیانا کا ہی خلق سے عزیز

اور رہے جیسا آیا جائے گا

مال کو جب چھوڑ جانا ہی ضرور

جو کہ سودا کیا اللہ کا

گو میں بڑکو کی تی جیسے مثال

اگلے کو ئی چھینے تو وہ میں بار بار

حال تیرا ہو بہو ویسا ہی ہے

پھر ہی صورت ہی اون اشخاص کی

کیونکہ اونے بھاگ نکلے ہیں سچ

احمقی کا مرض نے درماں ہے

بھاگنا تم خدا سے اگر یہ

احمقے سے چوہیلی اُتر وا

پر سلیماں سے تم آنکھی بند کر لو

کانیں انکے نصیحت سے اثر

لیک ماں انکے نصیحت کو ہے مال

ہاتھ میں انکے نہیں ادھی کبھی

بے سمجھے دوں کہ دے مرغا

خاک سے کمتر نہیں کچھ بھی بنور

ساتھ وہ تو شئے نہ ہی رکھا

حفظ اور سکو وہ کر یں مثل حصار

پھر دیا تو ہنس ہیں مثل ہمار

جب تلک مالوف نگاہوں سے ہے

بیکلو غلام عقل دنیا کی ہی

لمس تیرا ہی لئے عدم سرشت
ہی لئیمیں ساتھ یکی صحبت رہی
اتو کر یموں را گر احساں کرے
وہ عرض ہر یک پر یوں سات کرے
اگر لئیموں کو کرے تو مرحبا
رہ ترے عدد سے ماوا
آدمی ہر کام کر سکتا نہ لے
محض وہ بیداہی طاعت کے لئے
لس عبادت میں نہیں تحصیل گر
سلے طاعت کر کتو کوئی حجر
حامی دیتا مسعد مزد کریم
حلے دوزخ مصدر لئیم
العرض مر کر لئیموں پر مدام
تا قیامت دل سے وہ بے ہے ملام
تیر سے موجوں کو کب ہے خوف ہرا
آنکھ والی جو کرتی ہی ہراس
کاسہ لئیموں کو ہر چہا ہے لئیں
کانوں کا ہی حدا دیو لئیمیں
عاصیاں ہیں عرض اس سے تمنا حیات
عاصیوں کو موت ہی آب حیات
عاصیاں ہیں عدم ہیں ہم قلم
جیوں عدم مر گ سے یک قلم
دورہ در گر تجھ کت سے ہرا
یہ کتابیں ہو ہر محل جدا
حب ہرا ہا یس تو تہ ترے
یک سخی با یکجا ت سے
تو جو دی کو محل جا کر او حق
تو ہو سدہ دا کر ے آراد حق
تو ہو پو سدہ تو آتش آجا ے
اور بھی دیا ہیں ہر گر دا ے

بیان یہ کہ ریاضت مین سر اسکو ہی دینا چاہیے جو ہی

آدمی کو بیش دنیا ہی اختیار
پس تو ہی ہی آدم کہا
اسکو کر سکتا ہی آدم کہا
کام مین اسکے ہی قدرت خدا
سو ہر سر یا سے تجھے قدرت ہی جان
وقت قدرت کو نہ کر ضائع زیان
بندگی مین زندگی کو صرف کر
حق دیا قدرت کو آخر کا شکر
جب سیاست شہ تجھے کرنے لگے
تو بچا اسکر کو اپنے مال سے
تن کو کاہ جان اسکے عوض
ایک خلق تیرا ہو گا سب پر عوض
مومنون کو بندگی ہی خوش گوار
اسکو کافرون پہ تجھے زیبا ر
گر تحمل سے کچھ ہو سودی
رنج خاطر کیون قبول الکو ہی
اولیا اس لئے مین ابقا ن
اس لیے کرتے ریاضت خلق ان
سالکان اپنی بقا کے واسطے
دائما تن کو ریاضت مین رکھے
کر عوض اپنا نہ دیکھے وہ کرم
کیون نہ حرمت کو ریاضت مین رکھے
بے عوض دینا خدا کا کام ہی
یا دل جو فیض انکا حامی ہی
تو سلام بے غرض کی ہی کہن
جو نہین آخر کو پاتا استین
تن ریاضت ارا ریاضت مین اگر
زندہ جاوید ہو جان باخبر

حالتِ مس کامل اس اکسیر کو	حال الجا کا ملوسنے سو محمد لو
کہ کرو ما ہیاب اسرا بھاں	ہیدیشہ جس کا ملوک متوہ وہاں
لیکھا ہیاب اوصاف کمال	کوں جانے حرآنہ مثال
طفل کمتب لعبت رطی کی ماتا	رسیال اسکی ہو طالب سا
گرچہ جہات اماق جاح	عمر ما ہیاب حلوائے سطاح
رنگ لرکوں کو بتا اور طلیسہ	ماتاؤں کے ہاتھ بس ہا کر
محصد جس کا اوس کے واسکا	آدمی کے ہیں کت حدا
مخبر حق کے ہے اسمعات	ہی اشدہ موہم کوں بات

جمع اور تفریق درمیاں یعنی واتمات کے سے

حد ما مدہ ہا اماں ہستی	یعنی اوامات کا ہی بحسی
ما ہیت ارسے لکھا	یعنی اوامات کو تماسہ کیا
یعنی ست تہ ہرا دا تھا	کیونکہ بحرہ ست تجھ حوسے دیا
یوسا وہ دھا ما سو ہیاب	یوہ بھا ما ہی گمرن کے سے

مسئلہ ما اور بقائی درویش کا

ہی کھا قائل یعنی رسے	ہی گمرن گہ وہ یعنی رسے

نور سے نور خدا شید ہے اپنا مشہور — غیر کرچہ کو سمجھے چشم کور

ظاہر قرآن نہ سمجھا ہوای اہل ضلال — دیوانہ کو نہ جانا غیر معقل

دیکھنا بالکل ہے مشکل کا ہے — بلکل آسکا شہ غوث آشنا ہے

مرد کو سو سال سے طال و عسم — حال ما قال کہ جانے نہ کلم

آدمی ہے چین عداے اصل آدمی — جبریل دم عیسے اصل آدمی

ظاہر او خوب لیکن ذات میں — کچھا ہے ظلمت کہ ہے بیات میں

دور سے دیکھے تو یکسہ چہر سیاہ — بکلہ دیکھے ہے نور شاہ

اژدہا سے چشم کو دیوے بلا — آدمی پاسے پھاڑ کھو کھٹا

مثنوی شریف پر طعنہ مارنے والے کا جواب

ای شقی ہی طعنہ کہ تو مر قرآن ہے — مثل سگ کہ اس پر تو بھونکا کافر

چیست قرآنے لباے مغز جان — ہر نسوہ ہفتہ سگ کو جیز استخوان

استخوان لایق بے دیدار کو — طالب مغز خوشے ہے اسرار کو

ہاے بے قدر آن نورہ تاشہ — ای گروہ جاہلان بے بصیر

یحہ تضیر او مشیر جو تو جان بیجاے — پاکر اسکے فہم سے ایمان بچاے

جہل سے کہتے تھے افسانہ ہے — اور طعنہ کفر سے مجھ پر کہتے

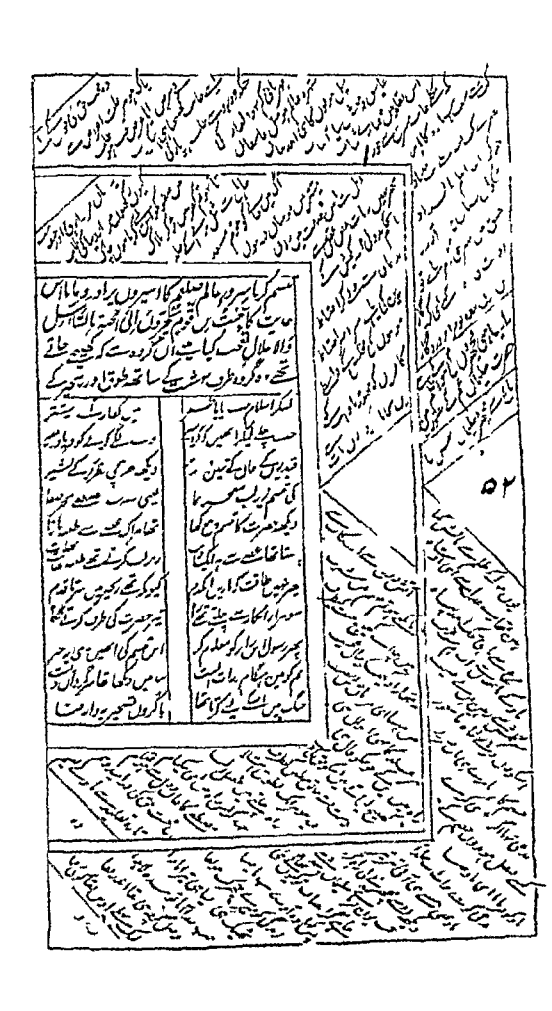

رو بروش کے فنا ہی کائنات — پھر بقا اندر فنا ہے وہی بات

فہم اس گرداب میں حیران ہا — جب یہاں سے بچا فلاک کے ہوا

فضل عشق ہی سے ہے انسان کامل — اس فروغی پر ظلومو جہول

کیونکہ جاہل صید مشکل کب ہے — شیر کب مرگوش کی گردن لے

شیر گیا گر دبدبہ وہ جانتا — کب بکا راپنا اسے پہچانتا

جو کہ ظالم ظلم اپنے پر کرے — ظلم اوسکا عدل پر سبقت لیا

جہل اوسکا علم کو استاد دی — ظلم اوسکا عدل کو راہنمائی

جان نامحرم بدن کے کی دوست — غیر جان ہم کسے چھوڑا ہو ست

ای سراپیل خانہ گاہ عشق — تو ہی مطبخ عشق ہی نوالہ وش

اولین خدمت ہو دیگا تو مجھے — ماکتا ہوں تجھے سن لے مرے

حال میرا گر بہتر جانا — کر قبول التجا تو میرا دعا

عشق سے پورے جگ کی ہی گیانی — ون بہتر عشق میں یوگی

چھوڑ رہتا دود و دولت عشق کے — بادشاہان خاکپائی عشق کے

عاشقو نکو بادہ تحقیق ہی — عشق پہنان ساقی صدیق ہی

بندہ عشق تھے کے رب سا — عشق پہنچا ہے طالب حق کو رب تک پہنچا ہے

اوّل و آخر ہیں سبکے میں ہوں
ظاہر و باطن میں ہوں ہمانو ہوں کا ہو

جملہ آدم کو کیے ہے سب اُم سمجھ
چرخ پیر سے سب اُم سمجھ

پر حقیقت میں ہے دستہ تیر کا پر
جسطرح ہو سکے ہے ہیچ اثر

فکر کا اول اخیر ہے عمل
خاص ہو جو فکر ہے فکر از ازل

اکثر نیک آنمیں ہیں آسان
فکر کا جانا ہے پر کاروان

بھی راز کو کہتی ہے جسکے
بار حق کے کچھ نہیں ہو جھ لو

کر چہ ہے تو شیر نر خدا کا دلیل
جیسا کہ اس میں ہو گا ذلیل

ملک سبا تھا اگر ہمراہ بسیر
ناطریقت میں ہے ہیچ و ہیچ گیر

افسروں کو پوچھتے ہیں گمرہاں
ہیچ اسکو پوچھتا یا آسماں

پوچھتے ہیں آفتاب و ماہتاب
عاقبت کرتے ہیں کیوں خانہ خراب

حق تعالیٰ سے ہو لگا اسکو خدا
احمقی ہے اور کیا

راہ میں حق کے اگر سر دے چلے
پوچھتے ہے تو ستارہ دیکھ کے

جستجو سے پوچھتے ہے تو بچا
آفتاب نیم شب کو یاد کیا

مشرق اعظم رشید کاچیاں پاک
رات دن ہے نور سکا تاباک

در سیر راہ کے حالات سیر
تھا عیاں تیشے سے ہوں شکر

مجھ سا فقیر شیدہ راہ رہبر
راہ نما سے کار ما جا ما موبر

وہ نو آموز سے فکار کے قیاس
مجھ ریاں راہ سے فکر کرے ہے پاس

کر رہیں ہوا س حرص کو لگا
لیکن اسکا دل یہ سیر رعب تھا

سیر سا ہت کے آما دہ بطلب
سر سے حد بھا را اتر آیا تھا

حد میں مرآت ہر یم رکھد
میرے ہمدم اس اروپا

لیس کہا ہو دیس ای سرو رچکا
لکڑیاں ہو جاں سوا ایک

شکل آتش کے تکتے خاک پر
ہو کر اا سی کر دگا رے یار

جا نگہاں جا ہیں ہیں ہیں گا
شہر کے حاکم گیا ما سیر

پھر ہوئی لکڑی کی روحا ایک بیر
آما مجھے ہو کے حل مشکلات

عزم تھا محکو کہ میں بھی ما مل
ما میاں عا مو ں کے کم ہوں ہمر

بر ہوئے و ہر ت سیر یا ں
گر ہوا دے صحت صدیق کی

لو صیت حال اس تو فیق کو
آں ہیں حاصل کیا دا مد کا

الصلا ای رہ نو ا ہل رشاد
ہی فتح اس حق تعلی داد تم

طا ما ں حل ہے کے ا ہ حر کو تم

چشم کو کر شے اگر پرده دار
دور سے ہو جبہ سائی تیرا روا

ذات کو فرشے کرے زیبا ملک
دور سے دندان کرے حکمت ادا

عیب خدا بیں نہ ہو کھل جان جائے
جان جہاں ہے روشنی تم ہاں کہاں

اشک رہو پیری تو خوں ٹپکے ہے
شمع ہاں نور میں اعضا ترے

تیغ ترے ہاتھ میں سر کرد ان بنی
خیر کی تجھ کو کہاں پہچان بنی

تیغ تو ہیں صید تو ہی دام تو
صدر تو ہی فرش تو ہی بام تو

وہ ہی جو ہر جو کہ جو ہر ذات
ہی نمایش عرض کو جوہر کی مات

فاعلہ ہویت ہی ہے عالم قسام
موہنی کا فر کہا ہی آہن تمام

موہناں لیکن ہیں ثابت پر ایسا
آہن سرد کا ذاں آسے اسیر

کافراں ہیں ملتفی ایماں جاں ز
حب کے پرتھے یہ دو نی نفر

قلب کا لالہ کیا کہے دیں جا
زرد خاصر اگر من خشاں ہا

شمل خاندہ کے ہی دنیا کی دیں
مرد دنیا دار اہیں سر نگوں

اہ ہو جو ہل خانہ زیں کے
لیکن اس سائے میں اشک فرق ہی

رو کے سجدے کیے از کہ سان
یہ کیا سجدہ جو ن کو رانگان

رو بر قبلہ بر سنگ چوب کے
اصفہ ن نے قوس سے سجدے کیے

ماہرا کمل ہے اس سرو رواں — رہ جہاں ہی ہم تو جاں جہاں
دو سو جہاں ۔ سو کب دعی — ماہ میں راکما ہی تیغ دوی
اس قم الصل قوای تیغ میر — تیغ کو تو جاگا ہی اگر سر
گر سو طاہر تر الو جمال — رو رکھی مہ جا ٹیک سال
گر سو سری ساو ارجمند — سر سو سر گر تیغ محمد بس
لوح ہی ہو دسرا ں مطلع — مسح تا ں دیا ماں کب چلا
رو شناس ایک جلیلے ای بحور — حاملو اس ہ ماس سری مرد
دیکھ لفظ کا واں حرا ں ہی — ہر طرف اک ول کسماں تی
حسر قدا مت کا ہی الہ بس — ہر کسی سلوم کا ہ دا دس
سل روح اللہ کی سہا ای کمر — حب کہ نو اسوب کا ہی جا اگر
رو سو واس جمع کی ای جمع دس — ہر ک علوب کر دکھا را ہ تیس
دف صوت پس مجلس مر آ — ہی تو اس اوج ہ ایت کا سما
مدرسہ صدر فلک سو رو ں — کس کو ں کی لکھو کی سے پہنا ں
یہ مثال سم ای سیکو جمال — دیکھ تر ا ہو سکتے مر جمال
ملک سیکس کی مہا ں ہو تو — گر ہو پس کے محک آ نصو

Rekhta

ایک جانب ہی کرد آرد عرش پر | ایک طرف اسفل کی ہل مل خبر

چالش عقل ناقص کی، مانند کشاکش مجنوں کے ہی ساتھ

ناقہ کو کر میل مجنوں کے طرف لیلی کے اور ناقہ کو طرف
کرنے کے میل مجنوں بسوئے حرہ و میل ناقہ بسوی کرہ

ایک دن مجنوں سے بسوئے بیقرار | جانب لیلی ہوا ناقہ سوار
ہانکا ناقہ کو لیلی کے طرف | وہ طرف پیچھے کے ہوئے صرف
وہ داد و بیکو و زور کرنے لے بادر | کلمہ کش دو لوں ہوئے ایکدگر
ایک تھا دیگر کا گو یا رہزن | جان اگر اوجو حکم رہزن
جان کو ہی عرش پر جانکاہ منیں | تن کو ہی لذات نفسانی ہمدون
عشق مولا کا نہیں لیلی سے کم | عشق ہیں ہر کا ہے ثابت قدم
گر ہوا بس ہیں ہو تنگ نو شکار | بعد پیری دیکھیں ہیں وہ خوار زار
نازنینیں جو ترا دل لے گئیں | دیکھ تھوڑے دنیں ہو گئیں
جی بھی عالم کے ہر حرکا حال | اول آخر ہیں ہو یج و باحال
فضل مردوں کو نہیں ہو تا ہے بیر | ہاکہی ازدی انہیں ایمان

یس تو ایسے کو ہمارے گا اگر
ناخدا تو آپ ہے اپنے تئیں سر

جس تو ایسے پر بھروسے گا کوئی
قہر ہے اپنے تئیں اوپر بھروسا ہی ہے گمراہی

یک نامہ ہر تیرا ہی نامہ ہے
جس تو دیکھا اس خطا سے یک قلم

یہ جو یہ سارا ہی دنیا ہے
اسکو تو ہی دکھتا اسمیں عیاں

جس یہاں سے ہیچا فکر کیجیا
جس یہاں آ فکر کا کر گیا

جس یہاں کہ بات کا ہے اہتمام
جس ہے حاسوس اور آ فاطم

گر یہ قرآں اسے سمجھے کا تھا
جو کے حق سے ہیں کا ہے

بیان یہ کہ عقل کامل ہر شی اور موصوف مرض سے عقل کی

پیر غافل جانیے نے کر رکید
وہ نہیں مرشد و رہبر راہی ہے

کیوں کہ تھا ابلیس بڑا عارف
ایک سے ہے عمل تمام کیا

خود و تقلید کے بروے ہا
آسیہ ہی سر تقریب آگاہ

تا حیاں دشمن ظاہر رہے
تکا ہرا احوال پر ہوی لیے

می سابق ہی ہوں ظاہر سے
قتل ہوس کا مہالی ہے

سعی کرتا ہو فریب عقل میں
اور سل مثل کل ہر میں

عقل وہ تری ہو ہو سعیر
خالق کا اسکو بولا ہی

مذکوب بکام کریکے ملا — لیس للانسان الا ما سعی

جسنے کی کوشش سو جرعت پائیگا — جسنے نہ کوشش کی وہ پچھتائیگا

ہر گھڑی گھنٹا ہی پھر تیرا دن — جنتا تاکے گا بھیگا پھیر ان

اے توسل یا بادشاہ نام دار — مار اور در سے مجھے کیوں چھیڑ یا

کیا عصیں کچھ شرم تجھکو اے دل — چھوڑ دے پیہم یہ پارہ دزدی

گاہ فرماں بیں ہوس شیطاں سے حاصل علم — وہ کیے شیطاں سے حاصل علم

سو ہزاراں ہوی ہو تعویذ عصیاں — عقل سے مجھ دل سے ویراں

گیو مکہ ہر بیت سوری ہو دماغ — عیر گیا چاہے عصیں روشن چراغ

سیکھے ان فنوں کو جسے کہ چند — خلق کو جانے عصیں ملک ابد

سیکھے علی تجھل علم سفت — فضل سے اور لگے کیا تجاک مت

مرض کی ہے حسد کی تو دوا — مانگ ای حاسد کہ تا دیوے خدا

ریشہ اب جی عجب تر یک ہے — ست اسکار و جہاں پاک ہے

عقل کو ہی فہ شراب معرفت — دولت جاوید ہے اسکی صفت

بادہ دنیا ہے ست ہیہوشت تو — ست حق عذب فیض ہی ہست جو

جو پیا یک جرعہ دنیا کی شراب — ایکدہ شاداں ہے وہ جاخر خراب

نسخہ ذکر کرنا ہے
حرص کو جانتا ہے
آپکو کیا جانتا ہے
انبیا اور اولیا کا
بعد دوزخ کے ہے
نقل اس شاہزادی کی
جسنے بعد توبہ کے
سے روایت حقیقی

صین دریا مین تو میٹا شک اب
وصوب سے کراتا ہی پانی کو طلب

گر کھین تو دور سے دیکھے سراب
اسکو پانی پر وہ کرتا اضطراب

تشنہ لب پانی مین ہی تو مرتا ہی
آب کو ترسے ہین دل اور دیدہ کل

بادشاہی بھی غلامی ریت کی
بندگی حق کی ہی شاہی ہے بھلی

دیو ہی تو گر آتا خیر کے
خود خدائی شان شیطان رجیم سے

گر خودی کا ہی تجھے سودا خام
دھونڈ مرشد سے جلد کسی کو ملے

پس تہ مرشد رہبر پورے بود پیر
ہان سماوا تو تہ مرشد گے چار

مژدہ دو روز ہی آگہی تجکو عیار
اسکی پیروں کی کمر تو چھوٹ

زندگی پیروں کی کمتر تو چھوٹ
عشق حق ہوتے چھوڑ دیتا تخت

اقتدا کرین غلوا تا نکر
یہ تکبر پل مین ہو زیر و زبر

جو کہ دنیا اشنا مین مسعود را
عشق ست اسکو ہو ملیدہ قرار

سر بسر اسا خاک پا کو ملا
آتا کہ چشم و لگر تیرے ہو جلا

وہ بزرگی تجکو بخشیگا خدا
تا کہ ہوا ہل جہان تابع ترا

حق دیا ہی خاک کی تجی کو آب
ہی جہانگیر مین و جہان آفتاب

کر تھے مدد سے التجا ہر بات مین
تا تہ منزل تری درکات مین

بیان اس امر کا کہ جمیع کے تفرق مختلف ہیں

جاہی نگفتہ اگر عمر ابد ۔۔۔ فتح کہ بعد چار مرغ خوشی مہ
پھر انقضیٔ دور سکندر سے زندگی ۔۔۔ تا نہ بصبح بعدہ آن ہے سفر مہ
وہ ہیں بسط طاؤس اور زلف حور کی ۔۔۔ ہیں سمع گویا جا خیز ہاشش نفوس
حرص ہے بسط خواہش شوخ چرس ۔۔۔ جاہ جیوں خواہش دنیا ہے چاپوس
ہی لطع کو ہوس ہے آب شب ۔۔۔ حرص ناں و آب کی ہیکی طاب
چیخ ہے لطہ شتاں تین بالقیصر ۔۔۔ حرص سے کھوٹے ہے زادہ در زمین
وسعد سم کو بھی ہے حسد پیچ ۔۔۔ فکر اسکا کیجو اور واشر ہوا
مثل نجاشی کے وہ غارت کر کے ۔۔۔ جلد جلد اسباب کو اپنے بھرے
حرص میں دولی کے تو ہو سا میر ۔۔۔ حق کھا سند و کہ نکھیدا کثیر
جانے ہے فضل بکر دہ طریق ۔۔۔ تا نہ زوں میں تھو دا یہ حقیق
تا نہ روئی مثل اگر بار دگر ۔۔۔ تب بلا و دہ دہ دایا ہی سہر
ناں کا عاشق تھو تو مقتدر ۔۔۔ جای تیرے آرد تا ناں بر
نازکی تن کی کساد جاں ہے ۔۔۔ جاں کا گھٹنا بڑا نقصان ہے
تن گھٹا اتنا تو در راہ خدا ۔۔۔ اسکی سو لے ہے سراتو بیگا
یوں تجھے شیطان ڈراوے کر ۔۔۔ اپنے تن کو مت کھٹا تو ناداں

Turkish Text Research Institute

یہاں اسکا اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے لطف اور قرب پانا

ایک دوسرے پیرایہ میں بیان فرماتا ہے تاکہ اہل تدبر حد اہو دیں

لکھے کر کیب عاشق و درویش دل	اکیلے اکیلے آخر سے تو بھرا اردل
کیسی دکھی وہ بجلی ای نصیر	حسرت حق کی تو پھر ملا طلب
وہ کھا ہیں بی اب دلجلا	مرکھوں ایک محبت مجھکو مثال
اگ دوشش ہی ہاں طرف	مجھ کو تری روان بھی طرف
ایک دم اسطرف ہے جو دت	اسطرف ہی مجھ دم دوست
ایک لعل ہاتھ کو سخت مجھا	یک تخت دہ بھی کے ریزہ
صبح مس اس آگ کی جو ہا ڑا	وہ بجلا اساسا سر مالی سے جا
اس میں جاکر جو ہو بلا جلا	اگ میں نظر آئی دہ جلا جلا
جو گاہ ای سے دگ رال	آگیں سے سر بجلا ارشال
جو سالی آگ میں جا کر گرا	دب جیسے کر کیں ہا کر گرا
کہ کسی رہ سما تا جاں	اسلئے آگ سے دڑے تھے جہاں
جسکو بھی لو بیق دلب کی مر	خھوڑا مکو کیا یا جریں
علی عبس لقد کو معذور	ہو ہے ہا ریسے حق کے تجر

ہی طلب شہوتی تھو شہی خطا
جاہ و منصب کی طلب ہے بد بلا
روز جہی ہے خام طبع دل و فر
شان طاؤسی ہے اس سوم تر
شیطنت گردن کشی ہی در لعنت
سخت لعنت ہے کہ وہ ہے صفت
سو خورندہ ہے جو دین جان پر
ہر بھو دین جو دشمن کر
تھے تکبر شیوہ شیطان سے
دور کر دے تجھے اللہ سے
بندگی کر چاہے کر عجز و نیاز
ہے خداسب حالیں عاجز نواز
راہ میں حق کے کر اہی کو فنا
تا کر بو بھیے رحمت حق سے مدا
شان شوکت چھوڑ گر انسان ہے
یہ تکبر شیوہ شیطان ہے
حد عیان عرض بو جھا ہی جان
مرد حق گر ہے تو حد اکو جان
جانے جب اپنی اس کر گذر
نافلے بچے کہ ہو تر آگو ذر
سنقی و حکمت میں تھوں عمر
معرفت کچھ تو خدا کی تو طلب
جسقدر علم و ہنر ہو نفع کیا
باخبر خالق سے رہ مہ دور خدا
فلسفی کو کبھی سیارہ میں علو
اس تہ لا کہے دلا اہل سجود
ہندسہ صنعات میں صانع کو پا
ہے قیاس اپنے سے کہ الیفعلون
الغرض شہوت تکبر صفت ہے شیطان
گر نہ ہو شوت تو پھر بل کھا

کریکر و بھی لقمہ اور ملہ جوار | ہیگا ماکول اکل ہوستار

یہاں اسکا کہ سوائی حق تعالیٰ کے کل عالم اکلا و ماکول
ہے ایک دوسرے کا عدا ہے

ایک سانا اگھات میں بیکرار | جیتے تھانا سکار اسکو کرے
ماگھاں ملی کو تک درے | حلہ جانکر کہ یوں رات کی
جو کہ وہ اداں عدا ہے جو جدا | انکو بھو لاگتا ہے عدا
چور خوری کے طرح سول جا | تھے دیکھے کے بیدرد ہے
اکلا و ماکول کے اس رہے | ایک آدمی کی دیا کرے
اکل ماکول ہے جگت جا | ایک دیگر کی کرے ستیاناس
بھاگ اس جانے نوای سو | جانے حق جانچے ہوا سرا
گر بود درگاہ حق میں سکا | آمرا لے اولیا اللہ کا
بات دی۔ تو نگ سکھ میں ہر | بات کا اسکے کلھی دے سکر
عمل گل کو عمل سے روشک | یا وے رب تو صفات بے حد
بے جہاں اہ و بے راہم بھی | مہر جو صوفی کرے آگھی

صفت راع طبیعت یعنی گویی جو عمر دراز چاہتا ہے

اپنے دلکو چونکہ دل جانے ہو تو
اہل دل آپسہ کشمش سہل ہو
دل وہی جسمیں زمین و آسمان
دل ہی جون تو پھر تن جون سبز و
ان دونوکو دل سجان ای نیک خو
حق کو کب یہ مال مزرع خوب ہے
دل اگر راہی ہو حق رہبری کرا
حق کہا میری نظر ہو دل اوپر
دل تجھے چاہا تو چاہیگا خدا
دل تجھے مان باپ سے بہتر و دوست
قطب عالم ہی دل رہروشن بصر
اس دل پہ نور کو چاہے ہی رب
تو اگر دیوہ ڈہے تماہی سبز و
ایسے دل کی دشمنی میتاق ہی
تو مجاست پر ہی عاشق غسل ضرور

اہل دلکی پھوڑ دی ہی تجھ
حق اوسی عرش پہل بسو دیکھو
گر سماوی سیج تو جسمیں ہو پھر نہان
کیسے ہو پھر کو آہین قرار
بزوار اندر کہان کچھ نہ ہو
دل کہا آئینہ اوسے مطلوب آپ
دلکو تجھسے حق تعالی چاہتا
تجھ دل لاکے میری نظر ہو اوپر
دلکی خدمت میں توجہت ہیگا
دل ہی تیرا معنا باقی جملہ موت
جان جان جان جان ال ہو کر
دل طلب کر دل طلب کر دل طلب
ایک دل ایسا دیوے نہ رہنا
سبز وار طبع کو نہی ارت سے
مشک سے کب ہو تر آتا روغن

آمریں ای اوستا و سحراب — تو درد کرد کھلا و یا مذہب صاف
سامداں متہاب کا بیٹا مود — تا مردوں سے پیچ کے لیجا مرید
یاں سوگریا ہے سکی جا مادی — سامدوں سے پیچ کے کی یہ رسی
ماہ کے پرتوسی متانی روا — جیکے لیویں ہیں مایہ عمر کا
یہ جہاں جاوید ہم آتا و سحر ہیں — مایب کے ہتانگے مرحوم لکھ
ایسے ہیو دوسے سے سو دا کیا — نصیں نہ ہم اور دیویں دعا
لے چکے جب عمر کا کاتا ای غیر — ہاتھ سے چادر رہے یک تیر
اس لیے مراد و تیر تیمین — حرف عمل کوئی نہیں تیرا مین
گر عمل ای یک تو یا دے رہات — مدتل کے سایہ ہیں تو ست کرسات
یں عمل ای سر کہ نکات آہے — پیر سے شاید کہ تو تو مین ہاتے
یہ ہی حدیث سے مقیری یا بیگا — یہ راہاں وہ بات کہ جو کام آئیگا
عقل پر جاں ہی ہاں تو کیجیے — یہ ہو خیال کیا نہ قال سے
تا کہ حاصل ہو تجھے نور کمال — تا کہ مدیں آئے سا اصحاب محال
علم دیں سیکھو اور ہو تو یہ اصول — یں تکہ حمید ہروی کا قول
ترک شر کرو اسطے ہی ترع دیں — دیع شر شیطاں کو کری عاجز یں

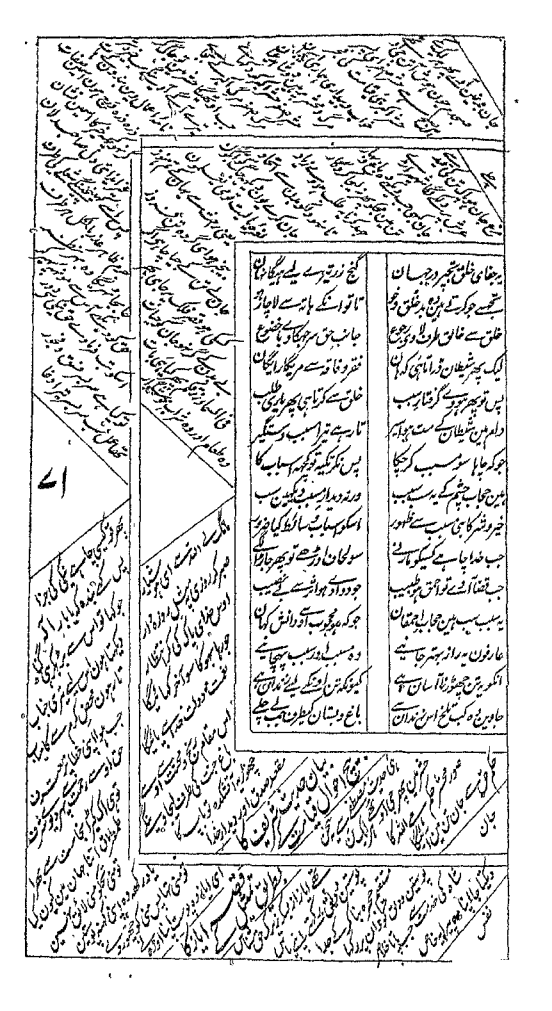

حکایت

نفس تا معبود دولت سے ہمو — دام اور پر تھی نظر اس مرغ کو
لوگوں نے محمود کو دی یہ خبر — اوسے محبت کیا ہی صید ور
ہی سخی نے کہ یکو وہ دام — دیر رہتا ہی نیز فعل گران
پھر کہا اس حسن ہی یہ عجب — خوبیی سے کیا رکر تلف
ماہ و خورشید مثل رہ ہیں کے — محبت سے اتمال اور ہیں کے
ایک مرغی سردار کو بولا کہ جا — حسقدر ہوماں اور رہتے ہیں ٹھا
لوب نے تو تو کو حرجے کا کار — بھیجا اوسکا ہمتیں پر خاش
میں کروں بیعت اور پیر کریم — وہ نہ سکھے محبت سے جیا دام قدیم
حکیا اے غافلی سے رہ دل — یاس اوسکے کھر ہی حرماں دل
وقت آبھی رات کے سردار نے — کئی حیلہ اور کیا نے سانے لے
یوں کہا ہی حاکم سلطانی ہیں — ہر رک ہم ہیاں رہ کی لوٹ ہیں
دوسرا بولا کہ ہی کیا ہی یہ — لوئے یاقوت اور لعل و گہر
ہی کلام حاسن و ساطاں کا — لعل و گوہر ہے ہی بیشمار اسکا
ایک بولا ہی تا باطل خیال — وہ علام ارسکا ہی بیخصال
وہ ہی اک دریا ہی عقل و حکمت — تم ہیں بچہ اوسے ہوس کی گت

۷۲

گرچہ ہیں ہم نفس و ہمراہ ہمہ جان آگے
پر جدے ہیں نہ نفع اندوختگان آگے

پس ایاز آتشہ کی خدمت میں گیا
مار و موشہ کے بندہ ہی فنا

پست اور چاپلوس مرکستا میں اگر
کاہے کو کرتے ملامت اعتقاد

راہ میں حق کی ہی اک تن کا عجاب
چھوڑ تیغ عزم کو لے راہ صواب

یہ خلق ہی حجاب اس راہ کا
جب ہو مطلب کوئی ملے گا کاہ

پروریش تن کی تجھے ہی سیر ہو
رکھ لے مقصود پر اپنی نگاہ

پہنچیں ہیں ایکدم میں شاہ تک
زاہد اک ماہ اور ایکدن ایک

قدر ہر روزی کی عمر ہر کار
ہی جہان کی سال سے خبر ہزار

عشق ہی وصف خواجگی کو نزل
عشق کے اوصاف گر کہے تمام

عشق کے اوصاف گر کہے تمام
قیامت ہو خود یہ وہ تمام

خالقین پر پہنچیں مگر وحشت کے
آسان ہی فرش در و مخمل سے

عشق میں ہی عوارضات ہیں موضوع
نفع کیا ہے یہ موضع مفروض

حشر میں ظاہر ہو سب کا کارنامہ
خالقین ہو وقت ہو دن ترسا

دست و پا تیری شہادت میں ہیں
فعل کا تیرے تاوے کے نشان

بلکہ ہر ہر عضو اس تن کا ترے
فعل ہر حضرت قوت کے لیے

فائدہ عشق اور وبائی

عشق اور وبائی کا

گر پکڑ لیجائے کہیں ہم رنگ تو
تو ہی آدم کہ ہا غم تو ہا ہی غم

تو سے تیرے ہو ترش آساں
یہ حرو کی حا ہیں تیرا کاں

ہی حرو کی حا ہی یہ دیا ہام
تو ہی عیسیٰ یہ ہیں تیرا ہام

جیح اور احمد سے بھی ہی تو ڑ
مصلحت سے تو ہی آمرین پڑا

میرے آمر تو حیدا ہے اور حر
حو کے حر میر کر آحر ہی حر

وکر سکا کرہ وہم طبع اور حیال

ہی قسم یہ رو دگار یا ک کی
یار دے ساب کی صحت ہی

ہیچ اس لت کی سیح تن ہیں
سیح دل ہیچا لگیں الفیں

تو حیال دہیں آتا کہ یہ کد
یکو وہی سا تھ تہ کھ طر م

مٹ کھ حواس طا یہ دیلی
گر یہ اسے ہو لطا ہر کچھ ہو ڈا

اس حیال اور وہم وہ ہیں تو
دو ستو کو ا سے حا لے ہی عد

عالم وہم و حیال و طبع و یم
راہ ہیں سا لک کے ہی سب عظیم

وہم ہیں ٹھہر حلیل اللہ ی آ
ہزاری ماہ و حور کے تیں کہا

وہم سے ایسے رسول ہیرا
ہجو کے یسے ایا ب کا ایا

رہبری سے اس حیال اور وہم
اہل ہیں ترسے مستر ہو گئے

فائدہ مستورات زن کا نامحرم سے

عورتو کو غیر سے محرم نکر
مرد زن مین مثل مینہ اور شر

جب بہم رہ مہون تبا مین
ثالث بالخیر ہو پیدا یقین

جو کہ نامحرم سے ہووے منس جو
قلبتان دیتا ہے اپنی زن کا دیو

دین کی رہ کا گر نہین سے اہر
رنگ دیو مین نہ تو مانند زن

حکایت بر سبیل تمثیل کے

یون کہا مانا ہے اک نے سول
باطل حق سے کیا ہے اے شیر سگال

وہ کہا باطل نے یہ کان مین
اس سے بڑھکر ہم عرق ہون یقین

بندگی کی رہ نہیں چل چند دن ساتھ
ست کہی ہو تو کاہے ہو سو
خون کو حلال تو اپنا نکر
مثل مرغ بے نجا بوت پر
بار اپنا غیر کے سر پر نہ ہوے
بادشاہی تے فقیری خوش کھے
وہی میری ہی فقیری ہی بھلی
جو غرور وہاں سے ہو کاہلی
ہیں بہت سردار رد بے ہنر
اپنے بدا طوار سے ننگ پدر
علم و حکمت گرچہ بہتر جانتا
پر نہیں تو عیب اپنے مانتا
ہی نظر دستار پر یا ریش پر
بیش تجہ میں کچہ نہیں ہے سر کے بیر
بلکہ اسی کی بھی تحکم الٰہی
ہو چہ ناہی اور سے بہتر و فی
بوج میں تیرے تجھے ہو گا فلاح
کام آوے زہد تقوی اور صلاح
جا لو یہ تہ ناہی مٹا کہاں سے
مرد ہو سو خوف جاہ و مال سے
لیک یہ مٹانا کیا کام آسے
یہ تکبر تجکو دوزخ میں چلاوے

فائدہ ۔ پیچ اختیار کرنے طریق سنت جماعت کے

مصطفےٰ فرماتی کر جا ہی بہشت
مانگ مت کس سی ہی تو ذلت ہی تیرا
کر نہیں انگا تو خاطر جمع تیں تیرا
جنت دیدار حق تو پاویگا
یہ جہان ہی دام و دانہ مدام جا ہو
دام میں دانہ نہ مدام جا ہو

مکرسے کہا کر کے دھوکہ کیا
حسرت سے تیرے جیے میں گر مرا

میت صدیہت ہی مرد ان
میت مرتا ہے مٹنے پہ سیکڑوں جیتا

لیں سنجے اول ساجو امر ہو
تا سنجے آوے بطرہ امر ل

چاہے تو تو پور دیکھے نے جی
ہووتا تا مطر آوے آوا

وہ نہیں ہم پر مگر تو رحم میں
ملکہ ہیوں طلعت کو تو بیچ پوا ہے

حامی طلعی مرد الم ہووے سب
رووے کے آئے سے کہ یہی ہی

خاک در تو نکل مٹے کے خاک کی
آئی تمامی گئی تمی عمر کی

مصطفے و مرتضی کی اسرار جو
چاہے مرد کیو خود دیکھے وہ تو

قتل مہ وین چیلے ہی خاک کر
حی مری وہ حامی جان طلاک

ساکن بالا ہی اب اس ذوقی لیتا
ساکن بالا ہی اب اس ذوقی لیتا

ہو، نقل روح انکی معدار اس
سو رہیں و صدیق اکبر یار جا

ہی ملک یہ حال دلکی مرقرار
کیونکہ پس اس روت دلکی حال ملک

جیوے ہی یہ تن آوے وہ خاک
ویسے براد کی روح پاک کو

نقل ہووا عالم ملک کو
نقل گر ہووہ یہیں جیوں نقل ہو

ملکہ جیوں فعل کے ہر نقل مقام
موت کے آگے مہا جی انحا نقل

عیر رے کے محالے اسکو نقل

ہمارے ہاں سے خریدیں

بیان اسکا کہ عاشقون کو حیات دائمی ہی

جہان زندہ ہی کیسکے عشق کے آب
تو کیا ہی اسکے تئین مردہ قرار

بندگی کرحق کی خاطر اولی فضول
نفع کیا ہے خلق کا رد و قبول

گر تجھے چاہیے خریدار ای فلان
حق سے بہتر نہ ہی تیرا کہان

یہ بخس تن تجھے حق لیتا ہی مول
پھر عوض تا ہی سو نقد قبول

معمل لیتا ہی یہ بخس جسم فنا
خوش عوض ہی تجھے ملکا بقا

اشک کے نظر دل تجھو ہی گر خریدہ
بخش دے کوثر کے تئین بیچدے

معمل لیکر ایک تیر اسود و آہ
بخش دے سو سوطرح کا غر وجاہ

ڈوبے ہین عشاق تجھے نجات تئین
گر بچے ہین عشق کے گرداب فنا

اسکے طور دائم بے قرار
گر بچے ہین عشق کے گرداب فنا

گرچہ ہے عشق ہی بیخ وبلا
روز و شب گردان نالان زار زار

تن کو اپنی کر بلا اکھون کی راہ
انتہا گنج سلامت پاے گا

اصل خود رہے ہی لیکن ای ظلوم
رکھنہ دام اسکا تجھے نہ پاے گا

ترک کر نا کام کا ہی کام کا
کام کرت و سکھ تجھے حق دے گا

عشق مین ہی ترک بہتر از ترک
عشق مین ہی محکو جانا ہی کام کا

نازک ہے شوار ہی جان جاے گا
نازک ہے شوار ہی جان جاے گا

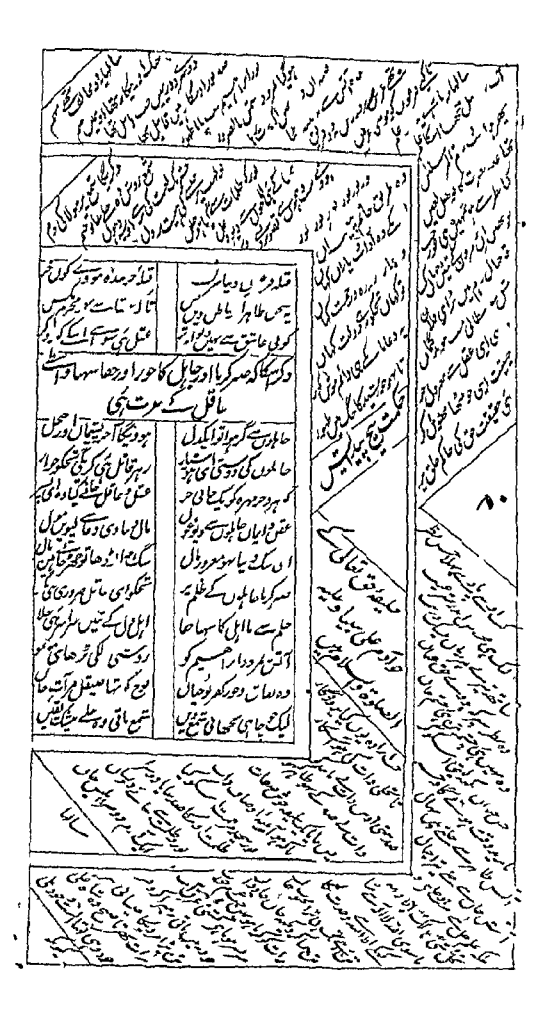

کیونکر ہی شے دور سر ہو جو دل
وہ نہنگ شب گل جاں جاں

جب کیا ظہور شیشہ منزل شب گل
پھر بھی کہو وہ مگر گرفتاری تھی

ماہی شب سے نکل وقت نہار
مثل پولس خلق ہو در پے شکار

پیٹ سے ماہی کے کیا ہے باہر
صبحدم آسمین ہر یک دستار

نار جو موسی نے دیکھا نور تھا
حور تھی شب ہم اسے زنگی تھا

ناگ کے دیوے بنیا بس
تا نہ دریا کو چھپا دے خاک تس

چشم بد خلق کے اسباب ہیں
تابع اسباب کے عارف نہیں

حق تری شہرت سے ہی نزدیکتر
دور کیوں کرتا ہو غفلت ای پسر

جسقدر تو فکر کو کرتا ہے دور
اسقدر مسجور رہتا بالضرور

فلسفی فکرت میں پڑکر ہی ہلا
ہاتھ میں اسکے نہیں جز خاک خاک

جسقدر کرتا ہی وہ فکر و ریا
اوسقدر بستا مراد دل سے جا

ہیں بہت دو ہیں مخلوقات اشرف
راہ رو کے شکل شیطان اہرمن

اہل جنت اہل ایمان ہیں شیشہ
فیلسوفو جنمیں نہایت ہی خط

اپنے علم و فضل پر مت فضول کر
حق سے بچنے کا کہو حرف قبول

زیرکی ہی دام غفلت ای حزیں
پاک باز دن نے کیا ہی پسند

قصہ محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا

شب کو یہ معمول تھا محمود کا — شہر میں پھرتا اکیلا حال کا
دیکھا اک بنیا کہ گنتا تھا زر — واسطے چوری کے گیا وہ عزم شہر
سر پر اس کے جا کے اک بولا لعیں — کوں ہے تو بولا مر ولعنت یا ہنا
وہ کہا میں چور ہوں اپنی تو تم — ہوں تمہارے گھات جو ہو سو کرو
بعد ہر یک لگا کہنے ہر — ایک مولا کاں ہیں یہ باہر
لوٹتا ہوں کتوکی آواز میں — میں تا ور دوں وہ ہو کہے کہ تو
ایک مولا تیسرا میں سیر کے لیے — ہوں تماشا سائلی کے پس ہے شیر
حسکتا ریکی میں دیکھوں کہ کیا — کوں تلاؤں میں کہ کیا کہتا ہے
ایک مولا چوتھا مارا میں مرد — رفعت تلاؤں الٹ رکھا چھو
ایک کہا ہی ماکہ میں سیر کے آج — سو گھر کے کو کھول مال ور

ہی رموں کا کہ دیدہ باطنی حکیم — کہ سے اسکے سچا ہے کہ کریم
گر یہ حب ہم سمجھے یا ہیں تس — اول آخر محبوط اپنی ہی رماں
حق تعالیٰ اما وجود سوی حب — ہیچ تر اس کو نہ تو مرکب تعب
جملہ کرتا ہو وجہ اس حب سے — تا کہ اس سے کام جملہ ہو بھلا

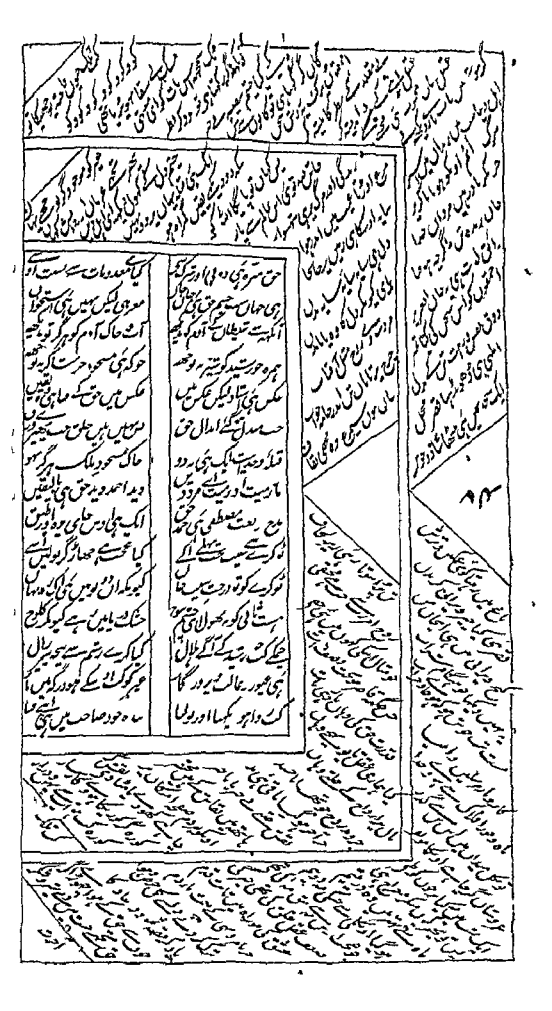

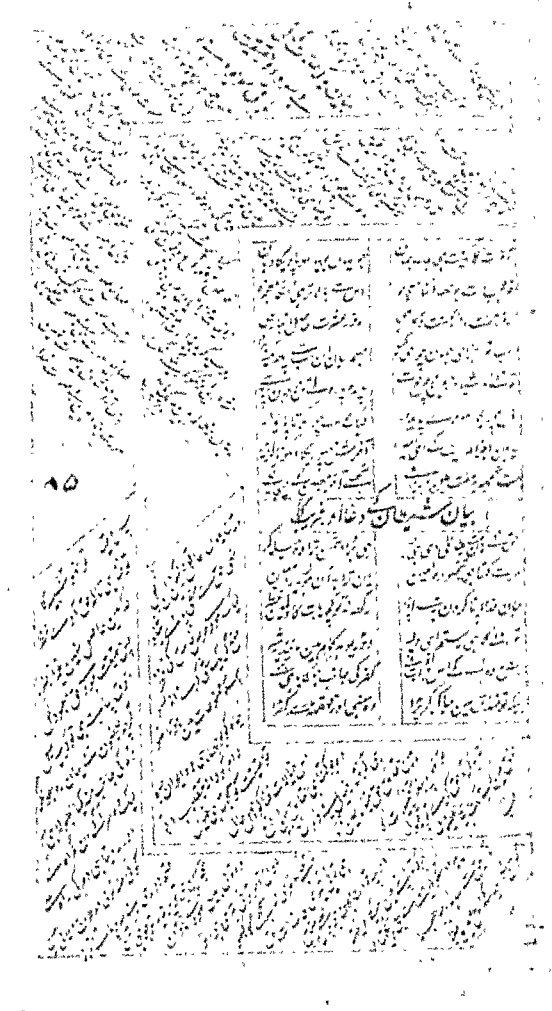

حکایت صدر جہان بخاری کی

تھا بخارا میں وہ صدر جہاں ۔۔۔ دیس سے اسکے تھا عالی کاروباں
صبح سے تا شام کرتا سیر ۔۔۔ حلق پر وہ سرو عالی تار
مطلع خضرا اسکی پیشانی ۔۔۔ صفحہ بیت کعبہ کرسد مگر
گرچہ ہیں سب کو کوئی کرتا ہیں ۔۔۔ اسکو ہر گز ایک پیسہ تیار مال
نوت تھا کے دن کہ بیٹا اسکا ۔۔۔ رکھ کے سر پر کر اوٹھا آوے دکھا
یعنی ہاں اس نیلا اسی بازار ۔۔۔ لٹ کی لکڑ بیچا ہے یہ لگا
یہ اتنی ہی حقارت کرتے ۔۔۔ ایک مد رہیں سخت اسے
صبر ہمارا جا رہ دیر میں ۔۔۔ تف تمہیں سارا دیکھ یا کہ کس
صبر تمہیں ہے کچھ نہ وہ ۔۔۔ ایک سیکت مد ہمارا ان آگیا
یہ رویا اوسکے کس پر آوے ۔۔۔ اوست جلدی ہاتھ کہنی سی نکال
لیکے رو لاکہ ای والا تم ۔۔۔ محکما بھی رو چیا حرام السلام

تا کریب و مسلک سے کہ ہوا
کہ ایا تو لینے دل سے تو ۔۔۔ ہو فنا حق کی عبادت کے سمت
ایسے جیا کہ میں کیا سو سے ۔۔۔ کیا طلاح اسمیں ہی کیا سمود

تو سفر کر تا کہ جب آئے وطن
کھول دے عقدہ ترا وہ دو الذن

چشم باز و گوش باز و جاں بصحل
گر گیا بعد اس کے مشکل ہو حل

پس بچھے لازم تردد ہے مدام
کوئی منٹا محل کے عہدے کے کام

چاہیے عاشق کو اتنا جد و جہد
تا کسی ڈوب سے بھی ہو مطالع صد

پھر نہ پیچھے تا مرغ مجرم رجوع بدن
تو جدا ہو جا جلد جاں تن سے جان

اس تردد سے ملے شاید کہ یار
کیوں نہیں تو خود ہو مثل انتظار

یا تو حاصل وصل کر اس یار کا
یا تو اوسکی راہ میں مر کر فنا

جو نہ ہو ذوق محبت سے مجھے
کاشا اور سگ گاہ تا دم سے

گان جو رفتہ نہیں اس آئینے
خوب گر بہر ہیں آوے سے

چشم جو دیدہ ور سے بہرا ہے
خاک ڈال اوسمیں کہ اندھے ہو

جو نہ وں ہاتھ اوسے دامن سے کم
خوب ہی ہو جائیں گر قوتہ

پاؤں گر پہنچے نہ اوسکی راہ پر
عاقبت یہ ہیں گے تجکو در بدر

مرتبہ جان کا نہیں تو جا نہ جا
کیونکہ تجکو رائگاں بخشا خدا

دعا مومن کی قبول ہونے کی تاثیر کا سبب

اہل دل جب آہ و زاری کر چکے
حضرت حق یوں گویا ہوئے

افسوس کہ یہ کتاب بھی دوسری کتابوں کی طرح ۔۔۔ کا شکار ہوئی

ایسی کئی تشبیہیں مولانا رومؒ سے
لے لیا صندوق سودا نے
تھی ہی نث صندوق مرتع مین مقیلا
مولا مین انکو تے تین اوا لیا
نام اپنا اور علی کا اس مین لے
خاتم پیغمبران مولا رکھے
جسکے مولا ہین محمد مصطفےٰ
اسکے مولا ہین علی مرتضےٰ
کون نبی مولا جو شکوہ قید سے
مخلصی بخشے اور آزادی دوے
رہنما آزادگی کے ہین نبی
انبیا دین مومنون کو مخلصی
امی گروہ مومنان شاہی کرو
مثل سرو و سوسن آزادی کرو
ایک دانم ان شیفیون کے حضور
شکر بین طب الاسان ہما فقر
نفس کے تابع نہوا اسقدر
جو نبو نے شیفیون کی خبر

تتمہ حکایت اوس مسخرے اور قاضی کی

بعد پھر ایک سال کے عورت سے ساتھ
مولا دین جو جی کرا ہی شیر بچہ لات
دام لگا پھر تو سے قاضی یہ حال
کہہ مرے شکوہ سو کھا طر جلال
عزت اپنی سارے عوام چند
پھر اوسی قاضی پہ جا بھی گند
جبکہ وہ آوازے سے تھا آشنا
آپ خود نہ رہ سکی اپنا بھلا
دوسری زن کو کر اپنا ترجمان
عشوہ و غمزے کرکے اپنے پہ ہان

خاتمہ اس کتاب مستطاب کا ستائش

پروردگار و باب تعالی شانہ کے

ابتدا بسم الله چون دفتر گشود | بهست بسم الله الرحمن الرحیم

در حمد بشاب حدیث جبل جلاله

حمد آن نیسازی ازلی شود | وصف جان آزیاد دل کی شود
درمیان جزو کل این سود و زل | جلد ازی سازوفی ازآب گل
چون گل گل خورد و دیل تحصیل | در گلستان می طپد تهر حبیب
این چه بندانی است یارب تنگ تر | منتهذ در بند پای هشر
ای جلیل آن گلت نام خدا | سر کن این نار بر دودی ما
نار نور خویش کن مشتعل | وار هان از دست گرگ اجل
ده می کز بیشش این بت بند | بازوان بهی پرستی مت شد
فی خرابی کاندران فی مؤنه | یک جهان قصد نان جوین مؤنه
خسته خلط بهیت بازکن | خسته خلط بهر بیت بازکن
چون عقول عشاق پرعشق جمال | بحر معشوقت مند و قیل و قال

در نعت حضرت خاتم النبوت صلی الله علیه وسلم

نعت آن معشوق کار دین ما | زد گرفت این بنده آدم سرو
سرور عشاق محبوب خدا | عین حق حضرت محمد مصطفی

عاشق خاکپای عاشقان
در صفحت پرداخت جهان
عمومی اولاد اشغال لاطائل
مولوی محمد افضل عاشقان

فہرست حکایات باغ ارم ہند سہ علامت صفحہ کے سیم تن حی حاشیہ سے اراد ہے

م ۲	حمد باری تعالیٰ جل شانہ و عم نوالہ	م ۲۲	یہاں حضرت علی مرتضیٰ امیر المومنین رض کا
م ۳	نعت حضرت سرور سرا پا ہ خاتم الانبیا		**دوسرا دفتر ترجمہ مثنوی شریف کا**
م ۳	سبب تالیف و تصنیف کتاب کا	م ۲۴	بیان وقف پڑھنا کتاب مثنوی شریف میں
م ۴	اعادکلمات کا سبیل ترجمہ اور انجام کے	م ۲۵	حکایت اوس گدھے کی جو مہوک سے گر پڑا
م ۵	حکایت ارشاد کی جو لوٹڑی پر ساتھ ہوا تھا	م ۲۶	حکایت دیوقامتی خونار مکی شیر کو سیل سمجھا
م ۷	حکایت یہودی اوسباہ ظالم کے جسنے سارا کوڑا	م	وکر اسکا مغنوں کے سماع پر آسمان کو رجحا
م	سوال قلیعہ کا ایلی اور احوال اوس کا	م	مباحث درگاہ میں پروردگار تعالیٰ کے
م ۸	حکایت سوداگر دربر کچھ حصہ کا بھی ایک کان کترایا	م ۲۷	سوال حقیقت معشوقانہ سے حسن ظاہر کا قائم ہو
م	ساں یہ کہ روح حق اور علم الدلات ماد و ہے	م	امیا جدا کی تائید اور ظاہر اوسکا قائم ہوس
م	وجہ تعالی کی اور تہ پیر تہ قدرت اور حسن کی	م ۲۸	حکایت مار کی سہیل تقبیل کے
م ۹	بیان مقدمہ العلم اور انواع جمع اوسکی کے وجود	م ۲۹	حکایت اوس عاشقے کسے مجاری حقیقت کو بہایا
م	نعت سرور عالم کے حاصیل میں مرقوم ہے	م ۳۰	حکایت باسیکے حوادث ماہیں ذالنانہا
م ۱۰	حوالہ اسکا کہ ہر قدم ہی تو کل پر اور انکار حرص کا	م ۳۱	حکایت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی
م	وصیہ سپرد کا حرکوش سے دمار کے اور کہنس گرا	م ۳۲	حکایت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کے
م ۱۲	قصہ الجیوہ کا وحضرت عمر رض کے پاس آنا تھا	م	حکایت بلقیس کی بطریق تمثیل کے
م ۱۳	قصہ طوسط اور تدبر کا	م	ارکلام کہ ہر اسرار کی صورت ہیں ملاحظہ ہر
م ۱۴	حکایت جیکو مطرح کی چھوا حضرت عزرائیل کو تولا	م ۳۳	یہاں بحث اختیار کہ کاہ آسمانی راحت کے
م ۱۶	دعا و سنتوں کی واسطے سمجھا دار حیل کے	م	اعتماد کرنا ایک سحر کار ریچہ پر اور مارا حیا
م	حکایت حلیہ بعد اوکی اور ایک عزیز کا تراہا یکا کر پڑا	م ۳۴	صدا کرنا ماحیاں کا تھوئے اور بقیہ ارشریف کو
م ۱۹	وصیت عمر رض کی حضرت علی رض کو اور اسکے احیا کرنیکی طریقہ کے	م ۳۴	حکایت حضرت امیر مدلسطیہ کے رح
م	حکایت اوس کی کہ اوسی تعالیٰ پر بھروسہ دے کیا	م	مباحث نفس امارہ کے مارنے کی
م ۲۰	تہدید کرنا لوح علیہ السلام کا اپنی قوم کو	م ۳۵	خواستا کا کرنا حضرت اور مدد کے حصے اور توسل مسبو
م	حکایت شیر کی کہ سر کو پہاڑ اور لوٹڑ کپو لارا	م	بیان کرنا شیطان لعین کا معاویہ رض کو
م ۲۱	قصہ یوسف علیہ السلام اور اوکی تہمتا کا		

م ۴۵	دعائی مجہد اور تعظیم اہل دل کے بیان مین
	تیسرا دفتر مثنوی شریف کا
م ۴۰	حکایت اوس شخص کی جو بخت روز سے چاہتا تھا
″	بیان یہ کہ جو چیز عالم مین نہ اگر اس کو بھی جان چاہیے مین
م ۴۱	بازیدی کی بایضد کہنے کا بیان اوس کو کہ اوس نے کی دعا مرد کے
″	انبیا مظہر ہیں صفت قطعی اور دوسرے مظہر ہیں صفت جزئی کے
م ۴۲	معجزہ بعض اولیاء قدس اللہ اسرارہم
م ″	سوال اہلول کا ایک روشنی سی دیوار مین اوسکا
″	قصہ فقیہ وقوفی رحمۃ اللہ علیہ کا
م ۴۶	بیان اسکا جو ازاں ہیں سمیعی طاعت ہیں جلالا کر سکتا
م ″	قتل کرنا نفس امارہ کا بسبب ہدایت عقل کے
″	بھاگنا حضرت عیسے کا احمقوں کی جفا سے خدا ہی
م ۴۸	معجزہ آنحضرت کا کہ ایک مشک پانی سے تمام قافلہ کو سیر کیا
″	ایمان لانا ایک لڑکے کا دیکھکر اوس کرامات آنحضرت سے
م ۴۹	بیان اس کہ یہ ریاضت مین سراسر سود ہے اور بیجا ہی ہوتے
م ″	جواب حمزہ رضی اللہ عنہ کا خلایق کو
م ۵۰	جمع اور تفریق درمیان نفی اور اثبات کی ہے
″	مسئلہ قضا اور بقای درویش کا
″	تمثیل مرغین بالی سلیمان کا اوسکے دنیا ہوتی کی وقت
م ۵۱	مثنوی شریف پر طعنہ رنیا کا جواب
م ″	تقدیر اجابت علیہم کیملئے رحلت
م ۵۲	نسبت فرمانا محمد کا احوال اوس گروہی کی کہ جنہون نے حق جرح
م ″	داد جاہی محمد کی ہوئے کے ظالم بعض سلسلے خراب مین
	چوتھا دفتر مثنوی شریف کا
م ۵۳	سوال ایک مرد کا حضرت عیسے علیہ السلام سے
″	بیان راز المومنین اخوۃ کا
م ۵۴	حکما اوسکے عالم ہونے اور خدا اوسکے عالم کہ کرتے ہین
م ۵۵	حکایت اوس درویش کی جو عصا سے لکڑیان مارا کرتے
م ۵۶	حکایت بسبیل تمثیل کے
م ۵۷	تفسیر سورہ یا ایہا المزمل کی
م ۵۸	بیان حد جہاد ہونی ملایک اور جانور اور نی آدم کا
م ۵۹	چالش اور کشاکش عقل ناقص کا بیان
″	حضرت بایزید کا پیچھے ہین اپنی کوچی کہنا احوال اوسکا
م ۶۰	بیان کہ عقل کامل ہمیشہ اندوہ و حرص ضد ہی عقل کی
″	بیان ریاضت یعنی نفس توانی درحد چھوڑ نیکا
م ۶۱	روح حیوانی اور روح وحی کا بیان
″	نقل شاہزادہ کی جسنے ترک محاورہ کی وحقیقی پائی
۶۳	مناجات بنفس کی تنبیہ مین
″	آدمی کی پیدایش اور نشو ونما کا بیان
م ۶۴	بیان اس امر کا کہ جمع کی تفرق نہین ہے
	پانچوان دفتر مثنوی شریف کا
م ۶۵	ذکر طاؤس ملکا کہ طاعت ایسی چاہیے قتل اوسکا واجب ہے
م ۶۶	بیان لطف و قہر خدا کا اور ایک اور سیر نہان ہے
″	بیان عقل کا اصل ہدایت اور اوسکی تفاوت ہے
م ۶۷	صفت ان جو خدا کو جوانی مین پہچانا اور اوسکی نقاہ الہی
م ۶۸	بیان اسکا کہ سوا حق حقیقت کے ہی ہاتھ آکر لا کر ابھی
″	صفت باغ طبیعت کے جو خلل کو پہنچے طالب کو درا سے
م ۶۹	صفت مرغ علیہ کے جو سوتے ہی اوقتل اوسکا واجب ہے
″	مثال عالم مست خدا و عالم ہستی ہست کی

۷	حکایت عاشق ومعشوق کے
۷۱	یہاں حدیث مطلب کا جو احوال قیاس ہے
〃	قصہ یار کا بسہیل تمثیل کے
۷۲	حکایت محمول کے عشق کے
〃	حکایت سوال وجواب پاس دوستوں کے
〃	ماتمے قصہ ایار کا
۷۳	حکایت تو کل کرنے والے صوفی کے ذکر میں
〃	فائدہ چھوڑو کل کا اور بقصان تعجیل حرص کا
۷۴	مثال اسکا کہ کسیکو اور بلیدہ لعص کی مدد ہے
۷۴	ذکر اسکا کہ ہم جمالی اور صحبت بد موثر ہی
۷	بیان مسئلہ حسرت قدر کا
〃	فائدہ عشق اور سماع روح اور دعای تن کا
۷۵	فائدہ مشورت کرنے کا ماجرسوں سے
〃	حکایت بسہیل تمثیل کے
۷	مباحث امر کا بحق تعالیٰ حل مباحث میں
〃	مباحث عام حجاب ملک العلام میں

۷۵ چھٹا دفتر مثنوی شریف کا

۷۶	بیان حج فائدہ حج مبارور کسس امادہ میں
۷۷	فائدہ حج احصار کرنے والوں سے جماعت کے
۷۸	حکایت اہل عاصلوی کی جو عرسی صایع کرنی اس
۷۹	بیان اسکا کہ ساعتہ کو حیات ابدی ہے
۸۰	قصہ کرامات اہل کا حوزہ صفا سہا عاقل کی حرمت سے
〃	بیان حکمت کا بعد الس حرمت ام طلعہ امدہ میں
۸۱	ذکر اسکا کہ ہر پیمبر میں حق ظاہر ہے
〃	بیان ہیچ فائدہ کی سورت کرنے کے
۸۲	قصہ نحوعروی بادشاہ ہرات اور سلسلہ کا
〃	مباحث درگاہ میں فاعی الحاجات ہیں
۸۳	بیان ہیچ صفات باطل کے
〃	ذکر اسکا کہ انسان مظہر ہے
۸۵	بیان شیطان کی دعا اور فریب کا
〃	بیان کہ شیطان سیوے ہوا اور جسم ظلمانی موجود
۹۶	حکایت صدر جہاں بخارا کی
〃	دعا اور دیداروں کے ملکر کا بیان
〃	بیان اسکا کہ الملک لمن لہ ولی مالم یعزل
۸۷	دعا موسے کے قبول ہونیمیں تاخیر کا سبب
〃	بیان اسکا کہ مالک کا موالحاجل کی آگاہی بہتر ہے
〃	حکایت اس محرم کی جسنے ابی حور کو قاصد بنا کر بھیجا
۸۹	سمعہ حکایت اوس سحری اور قاضی کے
〃	بیان اسکا کہ سر میں ہر سر حقائق کا ظہور ہے
۹۰	خاتمہ کتاب مستطاب کا شکر پروردگار میں
۹۱	حمد حساب احدیت حل جلالہ
〃	نعت حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم
〃	تعریف پیر ومرشد مولوی محمد ارتضا صاحب
〃	تعریف مرگوبی جو مسماۃ اصل الہ وابی بلفظ مرحمت

تمام شد فہرست کتاب فیض انتساب